

مزارات پر جانا
اور
فیض حاصل کرنا



مصنف
علامہ غلام یسین مصطفائی محمدی سیفی

الکتاب پبلیکیشنز

مزارات پر جانا
اور
فیض حاصل کرنا

مصنف

علامہ غلام یٰسین مصطفائی مُحمّدی سیفی

الکتاب پبلی کیشنز

0337-4950184

فہرست

مقدمہ

نَحمَدُہ وَ نُصَلِّی وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم اَمَّا بَعد۔

حضرتِ گرامی اہلسنت و جماعت کے نزدیک مزارات پر جانا اور وہاں جا کر دعا کرنا اور فیض طلب کرنا یہ جائز اور صحیح ہے لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ دیکھو یہ سُنی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مزارات پر جاتے ہیں اور وہاں جا کر سجدے کرتے ہیں اور ان سے مرادیں اور اولادیں مانگتے ہیں اور انہیں مشکل کشاء اور حاجت روا سمجھتے ہیں یعنی وہاں جا کر کفر اور شرک کرتے ہیں اور اس کے علاوہ نہ جانے سُنیوں کو کیا کچھ کہتے رہتے ہیں اس لئے ہم نے ضروری سمجھا کہ اس مسئلہ کی اصل حقیقت کو نکھار کر یعنی واضح الفاظ میں بیان کر دیا جائے تا کہ ہر کسی کو اچھی طرح معلوم ہو جائے کہ اہلسنت و جماعت کا مزارات پر جانا اور وہاں جا کر خود دعا کرنا یا صاحب مزار سے دعا کیلئے عرض کرنا اور فیض حاصل کرنا یہ قرآن واحادیث کے مطابق بالکل جائز صحیح اور درست ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ یہ مسئلہ بریلوی دیوبندی اور اہلحدیث حضرات یعنی ان تینوں جماعتوں کے علمائے دین کے نزدیک بھی بالکل جائز صحیح اور درست ہے کوئی گناہ منع یا حرام ہرگز نہیں ہے اور نہ ہی یہ کفر اور شرک ہے بلکہ یہ ہر مسلک کے نزدیک جائز صحیح اور درست ہے جیسا کہ عنقریب معلوم ہو جائے گا اور اس علاوہ ہماری اس تحریر کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ یہ جو لوگ مزارات پر جاتے ہیں ان میں سے ہر ایک کو یہ معلوم نہیں ہے کہ وہاں جا کر کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں اس لئے قرآن واحادیث کی روشنی میں اس کی حلت اور حرمت یعنی جائز اور ناجائز چیزوں کا ذکر بھی کر دیا جائے تا کہ ہر کسی کو آسانی سے معلوم ہو جائے کہ وہاں جا کر کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں تو جناب اس کے

متعلق گزارش ہے کہ وہاں جا کر سلام کے بعد جو کچھ آتا ہو یا جو کچھ پڑھا جائے یا جو کچھ پہلے پڑھا ہو یعنی کلمہ درود ذکر و اذکار قرآن مجید کی تلاوت اور نوافل وغیرہ کا ثواب صاحب مزار کی خدمت میں پیش کرے اور پھر خود دعا کرے یا صاحب مزار سے دعا کیلئے عرض کرے یہ تو جائز ہے لیکن قبروں پر جا کر ان کو نہ سجدے کرے نہ ان کی عبادت کرے نہ ان کا طواف کرے اور نہ کوئی وہاں خلاف شرع کام کرے کیونکہ شریعت محمدی ﷺ میں سجدہ صرف اللہ تعالی کی ذات کیلئے ہے اور طواف خانہ کعبہ کیلئے ہے جیسا کہ اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ کہ **ان طھرا بیتی للطائفین الایۃ** یعنی پاک رکھیں ہمارے گھر کو طواف کرنے والوں اعتکاف کرنے والوں رکوع اور سجدہ کرنے والوں کیلئے (پ ا۔ ع ۱۵) اور اس کے علاوہ صاحب مزار کو یہ نہ کہا جائے کہ یا سرکار بارش برسادو میں بیمار ہوں مجھے شفا عطا فرمادو میری مشکلیں آسان فرمادو مجھے بیٹے عطا فرمادو بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ یا سرکار اللہ تعالی سے دعا کریں کہ اللہ تعالی بارش برسادے مجھے شفاء عطا فرمادے میری مشکلیں آسان فرمادے مجھے بیٹے عطا فرمادے یعنی جیسے دنیا کی زندگی میں ہم اگر کسی بزرگ کے پاس جاتے ہیں تو ہم یہ نہیں کہتے کہ یا سرکار بارش برسادو بلکہ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی سے دعا کریں کہ اللہ تعالی بارش برسادے کیونکہ بارش اللہ تعالی کے قبضہ میں ہے اور اگر بیمار ہوں تو یہ نہیں کہتے کہ مجھے شفاء عطا فرمادو بلکہ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی سے دعا کریں کہ اللہ تعالی مجھے شفاء عطا فرمادے کیونکہ شفاء بھی اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے اور اسی طرح سختی دور فرمانے اور مشکل آسان فرمانے کا مسئلہ ہے کیونکہ جب ہم ان بزرگوں کی زندگی میں ان چیزوں کی طلب میں ان سے دعا ہی کراتے ہیں تو پھر بعد از وصال بھی

ان سے دعا ہی کرائی جائے گی کیونکہ جو چیز ماتحت الاسباب سے ہے اسے ہم انسان سے مانگ سکے ہیں جیسے ہم کہیں کہ جناب مجھے فلاں کتاب دے دو اور جو چیز مافوق الاسباب سے ہے اسے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کے ذریعے مانگ سکتے ہیں جیسے ہم کہتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ بارش برسا دے کیونکہ ہر چیز کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

اور ہاں یاد رہے کہ یہ جو مزارات اولیاء پر خلاف شرع یعنی قرآن و احادیث کے خلاف کام ہوتے ہیں ہمارے تمام علمائے کرام بزرگان دین اور اہل علم حضرات اس کے سخت خلاف اور ان سے بیزار ہیں۔ یعنی ان سے نفرت کرتے ہیں مثلاً قبروں کو سجدے کرنا اور ان کا طواف کرنا اور وہاں بھنگ چرس شراب اور نشہ وغیرہ پینا بے پردہ عورتوں کا مردوں کے ساتھ مل جل کر بے پردگی سے پھرنا عورتوں کا ننگے سر مزارات پر جانا ناچنا گانا بجانا جوے کھیلنا جانور لڑانا شرطیں لگانا کبڈی کے وقت ستر عورت کا ننگا کرنا اور ستر عورت ناف سے گھٹنوں تک ہے اور اس کے علاوہ ہر خلاف شرع کام منع ہے۔ جس کے متعلق حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی صاحب فرماتے ہیں کہ خلاف شرع کام ہر جگہ منع اور حرام ہیں لیکن بزرگوں کے مزارات کے پاس اور بھی زیادہ بُرا ہے۔ (دین مصطفیٰ ص 475) اور اس کے علاوہ دیکھیں کہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری صاحب کی عادت مبارکہ تھی کہ اگر کسی مزار پر خلاف شرع کام دیکھ لیتے تو آپ سخت ناراض ہو جاتے (سیرت میاں شیر محمد شرقپوری ص 54) اسی طرح ایک مرتبہ سرکار میاں محمد حنفی سیفی صاحب حضرت میاں میر صاحب کے عرس پر تشریف لے گئے تو خلاف شرع کام دیکھ کر سخت ناراض ہو گئے بلکہ بحث مباحثہ تک نوبت پہنچ گئی اور مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند خلیفہ مجاز مولانا اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں

کہ ہم اہل قبور سے فیض حاصل کرنے کے منکر نہیں ہیں اور نہ ہی ان سے روکتے ہیں ہاں صرف شرک والی باتوں سے روکتے ہیں (مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص 187) اور اس کے علاوہ مسلک اہلحدیث کے نواب صدیق حسن خاں صاحب بھی لکھتے ہیں کہ انبیاء و اولیاء اور صاحبِ دل حضرات کی ارواح سے خلاف شرع رسومات کے بغیر فیض حاصل کرنے میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (مآثر صدیقی ص 128 بحوالہ مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص 355)

اس لیئے جناب مزارات پر خلاف شرع کاموں کو کوئی بھی اہل علم پسند نہیں کرتا لہذا یہ جو ہم نے فضول بیکار اور ناکارہ نفرتوں کے بیج بو دیئے ہیں یہ اچھا نہیں ہوا اس لئے خدارا اسے ختم کر کے ہر ایک مسلمان کو چاہیے کہ ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرے تا کہ تمام مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر پیار محبت اور سلوک سے زندگی گزار سکیں بس یہی وجہ ہے کہ ہم نے اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی اور دیوبندی حضرات اور مسلک اہلحدیث کے بڑے بڑے علمائے دین یعنی ان کے اکابرین کی کتابوں سے یہ چند حوالے پیش کر دیئے ہیں تا کہ ہر شخص اپنے اپنے بزرگوں کے اقوال کی روشنی میں اس مسئلہ کی اصل حقیقت کو اچھی طرح سمجھ سکے۔

انبیاء واولیاء کا بعد از وصال دعا کرنا

حضرات گرامی قابل غور بات یہ ہے کہ جیسے ہم دنیا کی زندگی میں خود اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں یا کسی اللہ کے نیک بندے یعنی بزرگان دین یا والدین سے کراتے ہیں تو اسی طرح مزارات پر جا کر بھی دعا مانگنے کے دو طریقے ہیں۔ یعنی مزار پر جانے والا یا تو خود اللہ تعالی سے دعا کرتا ہے یا صاحب مزار سے دعا کیلئے عرض کرتا

ہے اور یہ دونوں طریقے ہی قرآن واحادیث کے مطابق بالکل جائز صحیح اور درست
ہیں کوئی گناہ منع یا حرام ہرگز نہیں ہیں اور نہ یہ کفر اور شرک ہے کیونکہ ان دونوں
طریقوں سے دعا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے ہی کی جاتی ہے کسی غیر سے نہیں یعنی
اللہ تعالیٰ سے خود دعا کرنا یا کسی دوسرے سے کروانا اور اب آئیں اور اس کے متعلق
مزید دیکھیں

ا۔ مزار پر جانے والا خود اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کرے کہ اے اللہ تعالیٰ اپنے
اس محبوب اور پیارے بندے یعنی اس ولی اللہ کے صدقہ اور وسیلہ سے میری فلاں
حاجت پوری فرمادے یا فلاں مشکل آسان فرمادے۔

۲۔ یا صاحب مزار سے یوں عرض کرے کہ یا سرکار آپ اللہ تعالیٰ سے میرے
لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری فلاں حاجت پوری فرمادے یا فلاں مشکل آسان فرما
دے۔(تفسیر تبیان القرآن ج 1 ص 199، شرح صحیح مسلم ج 2 ص 820-822)
(کتاب البرزخ ص 135، روحوں کی دنیا ص 139، عقائد اسلام ص 99)

۔ اور یاد رہے کہ یہ دونوں طریقے ہی قرآن واحادیث کے مطابق بالکل جائز
صحیح اور درست ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے کسی محبوب اور پیارے بندے کے پاس جا کر خود
اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا یا کسی اللہ والے سے دعا کیلئے عرض کرنا۔ جیسا کہ ہم دنیا کی
زندگی میں کرتے ہیں مثلاً دیکھیں کہ ہر مسلمان اپنی تمام زندگی خود بھی اللہ تعالیٰ سے
دعائیں مانگتا رہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں اور والدین اور بزرگان دین اور
اپنے مولویوں سے یعنی دوسرے نیک لوگوں سے بھی دعائیں کرواتا رہتا ہے تو پھر
مرنے کے بعد یہی کام یعنی اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرنا یا کسی نیک بندے سے کرانا

کیسے شرک اور حرام ہو گیا جو کہ جائز صحیح اور درست ہے۔

۔ اور اب اس کے متعلق مزید دیکھیں کہ اللہ تعالی قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

(ولوانهم اذظلموا ۔الایة) اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کرلیں تو وہ آپ ﷺ کے پاس آجائیں اور پھر وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور پھر میرا رسول ﷺ بھی ان کے حق میں شفاعت فرمادے۔تو ضرور اللہ تعالی کو بہت توبہ قبول فرمانے والا مہربان پائیں گے۔(پ5، ع6، آ64) یعنی اللہ تعالی ان کی توبہ قبول فرمالے گا اور ان کے گناہ معاف فرمادے گا۔تو جناب دیکھیں کہ یہاں گنہگار کا خود حضور ﷺ کے پاس جانے اور پھر وہاں جاکر اپنے گناہوں کی خود معافی مانگنے اور پھر خود حضور ﷺ کا ان کے حق میں شفاعت فرمانے اور پھر اللہ تعالی کا ان کے گناہوں کو معاف فرمانے کا ذکر قرآن مجید میں کھلے لفظوں ثابت ہے۔

۔ اور دیو بندی حضرات کے پیشوا مولانا قاسم نانوتوی صاحب اور مولانا ظفر عثمانی صاحب لکھتے ہیں کہ اس آیہ کریمہ کا یہ حکم حضور ﷺ کی حیات ظاہری کے علاوہ بعداز وصال بھی باقی ہے۔(تبیان القرآن ج1 ص207)

اوراس کے علاوہ یہ دونوں طریقے حضور ﷺ کی اس حدیث مبارکہ سے بھی ثابت ہیں جو آپ ﷺ نے ایک نابینا سے بیان فرمائی اور وہ یہ ہے۔

۔ ایک مرتبہ ایک نابینا شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ آپ اللہ تعالی سے میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالی میری آنکھیں ٹھیک فرمادے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نفل پڑھ کر یہ دعا کرو کہ اے اللہ تعالی میں تیرے نبی کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اور

تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اے محمد ﷺ میں اپنے رب کے حضور اپنی بصارت کے لوٹانے میں آپ کی شفاعت طلب کرتا ہوں اس نے ایسا کیا تو اللہ تعالی نے اس کی نظر ٹھیک فرمادی۔ (مشکوۃ جامع الدعا، تبیان القرآن ج1 ص192-196)

۔ اور پھر حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں ایک شخص کو حضرت عثمان غنی سے کچھ کام تھا لیکن آپ اس کی طرف کچھ توجہ نہیں فرماتے تھے تو اس نے بھی یہی دعا پڑھی تو حضرت عثمان غنی نے اس کی بات بڑے پیار سے سنی اور اس کی ضرورت پوری فرمادی (تبیان القرآن ج1 ص194) تو جناب دیکھیں یہاں حضور ﷺ کے وصال شریف سے پہلے اور بعد میں حضور ﷺ کے وسیلہ سے اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا مانگنا ثابت ہے اور پھر اپنی حاجت کی طلب میں حضور ﷺ سے شفاعت طلب کرنا بھی ثابت ہے۔

۔ تو جناب دیکھیں کہ ہم بھی تو اسی طرح یا تو صاحبِ مزار کے وسیلہ سے خود اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں یا صاحب مزار سے دعا کیلئے عرض کرتے ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے تو اس میں گناہ والی کونسی بات ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن قرط حضرت عمر فاروق کا خط یعنی پیغام لے کر حضرت ابو عبیدہ بن جراح کے پاس جانے لگے تو روضہ رسول ﷺ کے پاس سے گزرنے لگے تو دیکھا کہ وہاں حضرت عباس حضرت مولی علی حضرت امام حسن حضرت امام حسین اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھم تشریف فرما ہیں اور قرآن مجید کی تلاوت کر رہے ہیں تو ان سے دعا کیلئے عرض کی تو حضرت علی نے یوں دعا فرمائی اے اللہ تعالی ہم تیری بارگاہ میں تیرے رسول ﷺ کا وسیلہ پیش کرتے ہیں کہ تو عبداللہ کا

سفر اس پر آسان فرمادے (فتوح الشام حصہ دوم ص 86)

۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ قبر پر جانے والا یوں عرض کرتا ہے کہ اے اللہ تعالیٰ تو نے اپنے اس بندے پر جو رحمت اور کرم فرمایا ہے اس کے وسیلہ سے میری فلاں حاجت پوری فرمادے اور دوسری صورت یہ ہے کہ وہ صاحب مزار سے یوں عرض کرتا ہے کہ اے اللہ تعالیٰ کے ولی آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری فلاں حاجت پوری فرمادے۔

(تبیان القرآن ج 1 ص 199)

امام ابن نعمان فرماتے ہیں کہ صالحین کی قبروں کے پاس جا کر دعا کرنا اور ان سے شفاعت طلب کرنا علمائے کرام کا معمول ہے (شرح صحیح مسلم ج 2 ص 820) اور شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ استمداد کی صورت یہی ہے کہ حاجت مند اپنی حاجت اللہ تعالیٰ سے مقرب بندہ کی روحانیت کو وسیلہ کر کے طلب کرتے ہیں۔ یا اس بندہ کو مخاطب کر کے عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ کے بندے اور اس کے ولی اللہ تعالیٰ سے میری شفاعت اور میرے مطلوب کیلئے دعا کریں اور یہ شرک نہیں ہے۔ (روحوں کی دنیا ص 138)

۔ حضرت علامہ حسن بن عمار شرنبلانی اپنی مشہور زمانہ کتاب نور الایضاح میں جو کہ علمائے کرام کو مدارس میں پڑھائی جاتی ہے اس میں فرماتے ہیں کہ حج وعمرہ سے فارغ ہو کر روضہ انور پر حاضر ہو کر حضور ﷺ سے شفاعت طلب کرے اور پھر حضرت ابو بکر صدیق کی خدمت میں سلام کے بعد عرض کرے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا کریں کہ ہم آپ سے اور آپ کی جماعت سے ہمیشہ محبت کریں۔

(نور الایضاح مترجم باب زیارت النبی ص 336) سرکار داتا علی ہجویری فرماتے ہیں کہ اگر تمھارا گزر کسی مزار یا قبر کے پاس سے ہو تو تھوڑا بہت پڑھ کر اس کو ایصال ثواب کر دیا کرو تا کہ وہ صاحب مزار خوش ہو کر اللہ تعالی کی بارگاہ میں تمھارے لئے دعا ہئے خیر کرے (کشف الاسرار ص 5) ایک اور جگہ سرکار داتا علی ہجویری فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو کوئی مشکل پیش آجائے تو وہ اپنے ماں باپ کی قبر پر جا کر دعا کی درخواست کرے تو اللہ تعالی اس کی مشکل آسان فرمادے گا (کشف الاسرار ص 6)

۔ لیکن یاد رہے کہ یہاں اکثر لوگوں کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ زندہ انسان تو دعا مانگ سکتا ہے فوت شدہ نہیں کیونکہ وہ بے جان ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ مرنے کے بعد نبی تو جسم و روح کے ساتھ زندہ ہے کیونکہ حدیث میں ہے **فنبی اللہ حی یرزق**۔ کہ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اُسے رزق دیا جاتا ہے اور اس کے علاوہ شہید بھی زندہ ہے جس کے متعلق قران مجید میں ہے۔ **ولا تقولو المن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولا لکن لا تشعرون** (پ 2، ع 3) یعنی جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور تمھیں شعور نہیں ہے اور ایک دوسری جگہ یوں ہے۔ **ولا تحسبن الذین قتلوافی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون** (پ 4 ع 8 آ 169) اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کو ہرگز مردہ خیال نہ کرو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور وہ رزق دیئے جاتے ہیں

اور اب رہا مسئلہ عام لوگوں کا تو اس کے متعلق گزارش ہے کہ ان کا جسم تو مردہ ہے لیکن ان کی روح زندہ ہے کہ جس کے ساتھ قبر میں عذاب و ثواب کا معاملہ پیش آتا

ہے۔ مثلاً قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے یہ کس کیلئے ہے اور قبر میں جنتی بچھونا یا دوزخ کی آگ کا بچھونا بچھا دیا جاتا ہے یہ کس کیلئے بچھایا جاتا ہے اور جنت یا دوزخ سے دروازہ کھول دیا جاتا ہے یہ کس کیلئے کھولا جاتا ہے اور مومن کو دلہن کی طرح سونے کا حکم دیا جاتا ہے تو جناب قبر میں یہ سب کچھ کس کیلئے ہوتا ہے زندہ کیلئے یا مردہ کیلئے تو جناب یہ سب کچھ روح کیلئے ہوتا ہے جو زندہ ہے لہذا انبیاء اور شہداء بھی زندہ ہیں اور عام لوگوں کی ارواح بھی زندہ ہیں جو ایک مرتبہ نہیں ہزار مرتبہ دعا مانگ سکتی ہیں۔

انبیاء و اولیاء کا بعد از وصال فیض پہنچانا

حضرات گرامی فیض پہنچانے سے مراد ہے کہ کسی کے ساتھ کوئی نیکی یا بھلائی کرنا یا کسی کو کوئی فائدہ یا نفع وغیرہ پہنچانا یا سخاوت کرنا (فیروز اللغات اردو)

تو اب اس کے متعلق دیکھیں کہ کیا کسی فوت شدہ نے کبھی کسی کے ساتھ کوئی نیکی یا بھلائی وغیرہ کی ہے تو جناب اس کے متعلق ذرا غور اور ہوش سے دیکھیں۔

(حدیث) معراج کی رات جب حضور ﷺ کو پچاس نمازیں عطا ہوئیں تو حضرت موسیٰ نے حضور کی خدمت میں بار بار عرض کر کے پچاس سے پانچ نمازیں کرا دیں جس سے حضور کی قیامت تک کی تمام امت کے ساتھ ایک بہترین نیکی اور بھلائی فرمائی اور ایک بہت بڑی مشکل اور آزمائش ختم فرما دی۔ (شرح صحیح مسلم ج1 ص281)

یعنی حضرت موسیٰؑ نے وصال فرمانے کے باوجود پچاس سے پانچ نمازیں کرا دیں اور اس سے حضور ﷺ کی تمام اُمت کے ساتھ ایک بہت بڑی نیکی اور بھلائی فرمائی جس سے حضور ﷺ کی تمام اُمت کی ایک بہت بڑی مشکل اور آزمائش ختم ہو گئی

اور آپ کی اُمت کو ایک بہت بڑا فائدہ پہنچایا لہٰذا اب جو شخص بھی فوت شدہ کے فیض کا منکر ہے۔ یعنی انکار کرتا ہے یا اسے فوت شدہ کے فیض سے اتنی ہی نفرت ہے تو اسے چاہیے کہ پانچ نمازوں کی بجائے پچاس نمازیں پڑھا کرے انشاء اللہ آنکھیں کھل جائیں گی۔ کیونکہ پچاس سے پانچ نمازیں کرانا بھی تو ایک فوت شدہ نبی یعنی حضرت موسیٰؑ کا دنیا والوں کو ایک بہترین فیض پہنچانا ہے۔

۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ معراج کی رات میری ملاقات حضرت ابراہیمؑ سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا اے محمد ﷺ اپنی اُمت کو میرا اسلام کہنا اور ان کو خبر دینا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ ہے اور اس کا پانی میٹھا ہے اور وہ چٹیل میدان ہے اور اس میں شجر کاری سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر ہے (مشکوۃ تسبیح اور تحمید کا بیان ج 1 ص 506) تو جناب کسی نبی یا ولی کا عالم برزخ میں ہونے کے باوجود دنیا میں حضور ﷺ کی اُمت کو کوئی اچھا پیغام پہنچانا یا خوشخبری سنانا بھی حضور کی اُمت کے ساتھ ایک بہترین نیکی اور بھلائی ہے کیونکہ یہ حضور ﷺ کی اُمت کو ایک بہت بڑا فائدہ پہنچانے والی بات ہے اور اسی کو ہم فیض کہتے ہیں۔

۔ حضرت ابو عیاش فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھے **لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی کل شئی قدیر** ۔تو اسے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد سے غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور دس نیکیاں ملتی ہیں دس گناہ معاف ہوتے ہیں دس درجے بلند ہوتے ہیں تو ایک شخص نے وصال شریف کے بعد حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ابو عیاش آپ سے ایسے ایسے حدیث بیان کرتا ہے تو آپ نے

فرمایا کہ ابو عیاش سچ کہتا ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، مشکوۃ صبح و شام کی دعاؤں کا بیان)
حضور ﷺ کا وصال شریف فرمانے کے بعد اس حدیث کی تصدیق کرنے سے یہ فائدہ ہوا کہ اُس شخص کا شک یقین میں بدل گیا کہ واقعی یہ حدیث حضور ﷺ نے بیان فرمائی ہے۔

۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے سفر کے دوران فرمایا کہ یہ کونسی وادی ہے تو عرض کی ارزق تو آپ نے فرمایا کہ یہ حضرت موسیٰ اونٹنی پر تلبیہ پڑھتے ہوئے جا رہے ہیں پھر کچھ آگے چل کر فرمایا کہ یہ کونسی وادی ہے تو عرض کی گئی ہرشیٰ تو فرمایا کہ یہ حضرت یونسؑ اونٹنی پر تلبیہ پڑھتے ہوئے جا رہے ہیں۔ (شرح صحیح مسلم ج 1 ص 290) اس سے صحابہ کرام کو یہ فائدہ ہوا کہ ان کو حقیقتاً معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالی کے نبی زندہ ہیں اور وہ عالم برزخ سے دنیا میں آ کر اللہ تعالی کی عبادت بھی کر سکتے ہیں اور تلبیہ وغیرہ بھی پڑھ سکتے ہیں اور اللہ کے رسول ﷺ عالم دنیا میں ہونے کے باوجود عالم برزخ میں رہنے والے انبیاء کرام کی بحالتِ بیداری یعنی جاگتے ہوئے زیارت بھی کر سکتے ہیں

۔

۔ صحابی رسول ﷺ حضرت طفیل بن عمر دوسی کے ایک دوست ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ گئے اور بیمار ہو گئے تو تکلیف کی وجہ سے ایک تیر سے اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ دیئے تو خون کے زیادہ بہنے کی وجہ سے فوت ہو گئے تو طفیل کو خواب میں ملے اور بتایا کہ مجھے حضور ﷺ کی طرف ہجرت کرنے کی وجہ سے بخش دیا گیا ہے لیکن اللہ تعالی نے فرمایا کہ جن ہاتھوں کو تم نے خود بگاڑا ہے اسے ہم درست نہیں کریں گے تو جب یہ خواب حضور ﷺ سے بیان کی گئی تو حضور ﷺ نے اس کیلئے یوں دعا فرمائی۔ اے اللہ تعالی اس کے ہاتھوں کو بھی بخش دے (شرح صحیح مسلم ج 1 ص 217)۔

۔ دیکھیں یہاں حضرت طفیل کو ان کے دوست کی حضورﷺ کی طرف ہجرت کرنے کی وجہ سے بخشش ہونے کی خوشخبری سے یہ فائدہ ہوا کہ ان کو یہ معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالی نے ان پر اپنی رحمت فرمادی ہے یعنی ان کی بخشش فرمادی ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اللہ والے عالم برزخ میں ہونے کے باوجود بھی دنیا والوں سے خواب میں ملاقات کر سکتے ہیں اور وہاں کے حالات و واقعات سے باخبر کر سکتے ہیں اور اسے ہی ہم فیض کہتے ہیں۔

۔ حضرت امام بخاری کی نظر بچپن میں کسی بیماری کی وجہ سے ختم ہو گئی تو آپ کی والدہ نے اللہ تعالی سے رو رو کر بہت دعائیں مانگیں تو خواب میں حضرت ابراہیمؑ تشریف لائے اور یہ خوشخبری سنائی کہ اللہ تعالی نے تمھاری دعائیں قبول فرمالی ہیں اور تمھارے بچے کی نظر ٹھیک فرمادی ہے تو جب صبح کو بیدار ہوئے تو امام بخاری کی نظر بالکل ٹھیک تھی۔

(تذکرۃ المحدثین ص 172)

۔ حضرت اُم سلمہ فرماتی ہیں کہ واقعہ کربلا کے دن میں نے حضورﷺ کو خواب میں اس حال میں دیکھا کہ آپ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں مٹی پڑی ہوی ہے تو میں نے پوچھا یارسول اللہﷺ یہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں حسین کی قتل گاہ سے آرہا ہوں۔ (مشکوۃ اہلبیت کا بیان)

۔ حضرت ابن عباس نے حضورﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے بال مبارک پراگندہ اور پاؤں مبارک خاک آلود ہیں اور آپ کے ہاتھ مبارک میں خون کی ایک شیشی ہے عرض کی یارسول اللہﷺ یہ کیا ہے۔ تو فرمایا یہ حسین اور اس کے

ساتھیوں کا خون ہے جسے میں آج جمع کرتا رہا ہوں (مشکوۃ اہلبیت کا بیان)

- حضرت علامہ جلال الدین سیوطی نے پچھتر 75 مرتبہ جاگتے ہوئے حضور ﷺ کی زیارت کی اور آپ سے گفتگو فرمائی اور جن احادیث مبارکہ کے متعلق آپ کو کچھ شک ہوتا تو ان کے متعلق حضور ﷺ سے عرض کر کے ان کو صحیح فرما لیتے۔

(شرح صحیح مسلم ج 6، ص 667)

- ہمارے ایک دوست نے بیان کیا کہ جب میں حضور ﷺ کے روضہ انور پر حاضر ہوا تو ریاض الجنہ میں نوافل پڑھنے کیلئے جانے لگا تو سپاہی کی توجہ ذرا ہٹ گئی تو میں اس دروازہ سے داخل ہو گیا جہاں سے لوگ نکلتے ہیں تو میں نوافل پڑھ کر اپنی رہائش گاہ پر جا کر سویا تو فوراً حضور ﷺ تشریف فرما ہو گئے اور میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ (اصول بھی کوئی چیز ہوتی ہے) اور میری آنکھ کھل گئی تو میں ڈر سا گیا اور بہت پریشان ہو گیا کہ کتنی بڑی غلطی ہو گئی ہے تو معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کو اپنے اردگرد کی بھی خبر ہے اور اپنے دردونزدیک کے غلاموں کی بھی خبر ہے۔

- سرکار غوثِ اعظم وعظ نہیں فرماتے تھے تو ایک دن خواب میں حضور ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ لوگوں سے وعظ کہو اور سات مرتبہ اپنا لعاب مبارک آپ کے منہ میں ڈالا تو جب آپ واعظ کہنے لگے تو کچھ جھجک گئے تو فوراً حضرت علی تشریف فرما ہو گئے۔ اور چھ 6 مرتبہ اپنا لعاب مبارک آپ کے منہ میں ڈالا تو عرض کی کہ سات مرتبہ کیوں نہیں ڈالا تو فرمایا حضور ﷺ کے ادب اور تعظیم کی وجہ سے۔

(تذکرہ غوث اعظم ص 75)

- ایک شخص نے امام محمد کی کتاب مبسوط جامع صغیر اور جامع کبیر کی عبارت کی

کانٹ چھانٹ کر کے ایک مختصر سی کتاب لکھ دی تو امام محمد خواب میں تشریف فرما ہو گئے اور فرمایا کہ تم نے میری کتابوں کے ساتھ کیا کیا ہے اور جلال میں آ کر فرمایا کہ جاؤ جیسے تم نے میری کتابوں کی کانٹ چھانٹ کی ہے خدا تمھاری کانٹ چھانٹ کرے تو پھر مرو کے لشکر نے ان کو بے دردی سے قتل کر دیا اور پھر ان کے جسم کے دو ٹکڑے کر کے ایک درخت سے لٹکا دیا (تذکرۃ المحدثین ص 151)

قطب الاقطاب سرکار اعلیٰ ہیبت پوری نے تصوف کی ایک فارسی کی کتاب کا اردو میں ترجمہ کیا تو دوران ترجمہ ایک مقام پر مسئلہ حل نہیں ہو رہا تھا تو جنہوں نے یہ اصل کتاب عربی میں لکھی تھی جس کا نام تعرف تھا اور پھر جنہوں نے فارسی میں اس کی شرح لکھی تھی جس کا نام شرح تعرف تھا وہ دونوں بزرگ ہی خواب میں تشریف فرما ہو گئے اور فرمایا کہ کیا مسئلہ ہے تو جب اپنا مقصد بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ مسئلہ یوں ہے تو جب یہ ترجمہ مکمل ہوا تو خیال آیا کہ جتنے حروف شرح تعرف کے ہیں اتنے ہی میری ترجمہ والی کتاب کے ہوں تو کوئی نام نہ ملا تو پھر وہ دونوں بزرگ تشریف فرما ہو گئے اور فرمایا کہ اس کا نام سیر تصوف رکھو جب دیکھا تو اس کے بھی اتنے ہی حرف تھے جتنے شرح تعرف کے تھے تو آپ بہت زیادہ خوش ہوئے۔ (یادرویش ص 80)

سرکار میاں شیر محمد شرقپوری کے ایک مرید نے اپنے شیخ کی تعریف کی تو جناب محمد رمضان صاحب جو کہ پکے غیر مقلد اور پیروں کے سخت خلاف اور ان سے نفرت کرتے تھے ان سے جھگڑ پڑے اور کہنے لگے کہ جو مر جاتا ہے وہ کیا کر سکتا ہے کچھ بھی نہیں اور بہت بُرا بھلا کہا لیکن جب رات کو سوئے تو دیکھا کہ خواب میں سرکار میاں شیر محمد صاحب تشریف فرما ہو گئے اور فرمایا کہ بیٹا ہر ایک کے سائیں مرنہیں جاتے بلکہ اللہ

تعالیٰ کے محبوب زندہ بھی ہوتے ہیں اور پھر کچھ ایسا منظر دکھلایا کہ جس سے یہ انبیاء و اولیاء یعنی پیروں فقیروں کے گرویدہ ہو گئے اور ان کی نفرت محبت میں بدل گئی اور ان کی مخالفت کرنا چھوڑ دی۔ (انبیاء و اولیاء کا بعد از وصال دعا کرنا اور فیض پہنچانا ص 103)

ایک مرتبہ سرکار میاں شیر محمد شرقپوری صاحب اپنے چند احباب کے ساتھ سرکار داتا علی ہجویری صاحب کے مزار شریف پر گئے تو ابھی آپ باہر سڑک پر ہی تھے کہ کیا دیکھا کہ ایک بارعب نورانی چہرے والے بزرگ سر مبارک پر خوبصورت دستار باندھے کاندھوں پر کمبل اوڑھے تشریف لا رہے ہیں اور تھوڑی دیر آپ کے پاس رُکے اور آپ سے گفتگو فرمائی اور چلے گئے تو آپ بھی واپس جانے لگے تو خادموں نے عرض کی کہ سرکار اب تو ہم دربار شریف کے پاس آئے ہوئے ہیں اس لئے سلام عرض کر لیتے ہیں تو آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ یہی تو سرکار داتا علی ہجویری تھے۔ (سیرت میاں شیر محمد ص 59) یعنی جیسے حضور ﷺ نے وادی ارزق میں حضرت موسیٰؑ اور وادی ہرشیٰ میں حضرت یونسؑ کی زیارت کی ایسے ہی حضرت میاں شیر محمد صاحب نے لاہور میں سرکار داتا علی ہجویری صاحب کی بحالتِ بیداری یعنی جاگتے ہوئے زیارت کی لیکن یاد رہے کہ سرکار داتا صاحب کا یہ زیارت کرانا روحانی طور پر یعنی جسم مثالی میں تھا نہ کہ جسم اصلی میں

حضرات گرامی اگر مزید ایسے واقعات کی ضرورت ہو تو دیکھیں ہماری کتاب (انبیاء و اولیاء کا بعد از وصال دعا کرنا اور فیض پہنچانا، اور دوسری کتاب عقائد اہلسنت کا ثبوت قرآن و احادیث سے)

دیوبندی حضرات کے اکابرین کے نزدیک
بعداز وصال دعا کرنا

۔ حضرات گرامی دیوبندی حضرات کے اکابرین کے نزدیک بھی یہ صحیح ہے کہ انبیاء واولیاء بعداز وصال دعا بھی مانگ سکتے ہیں اور فیض بھی پہنچا سکتے ہیں جیسا کہ عنقریب معلوم ہو جائے گا مثلاً دعا کے متعلق دیکھیں کہ جناب شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی صاحب نے بھی صاحبِ قبر سے دعا کے متعلق وہی دوصورتیں بیان فرمائی ہیں جو کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) قبر پر جانے والا یوں کہے کہ اے اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کی برکت سے کہ جو تو نے اس پر اپنی رحمت اور کرم فرمایا ہے میری حاجت پوری فرما دے۔

(۲) یا صاحب قبر سے یوں کہے کہ اے اللہ کے ولی اللہ تعالیٰ سے میرے لئے شفاعت کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرا فلاں مقصد پورا فرما دے لہذا اس طرح بندہ درمیان میں صرف وسیلہ ہے اور مقصد پورا فرمانے والی خود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے کہ جس کے آگے سوال کیا گیا ہے۔اور اس میں شرک کا شبہ تک بھی نہیں ہے کیونکہ اس طرح تو اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے ان کی زندگی میں بھی دعا کرائی جاتی ہے تو یہی بات وصال کے بعد کیسے ناجائز ہوگئی (فتاوی عزیزیہ ج2 ص108 بحوالہ بزرگوں کے عقیدے ص317،انبیاء واولیاء کا بعداز وصال دعا کرنا اور فیض پہنچانا ص51)

۔ حکیم الاسلام جناب مولانا قاری محمد طیب صاحب بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی بزرگ کے مزار پر جا کر اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کرے کہ اے اللہ تعالیٰ اپنے اس ولی کے صدقہ میں میری فلاں پریشانی دور فرما دے یا یوں کہے کہ اے

حضرت میں مصیبت اور تنگی سے پریشان ہوں اس لئے آپ اللہ تعالی سے میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالی اپنے فضل وکرم سے میری فلاں پریشانی دور فرمادے تو ایسا کرنے سے اگر اللہ تعالی اس کی مصیبت اور پریشانی دور فرمادے تو اس میں کیا شرک ہے (مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص 194)

- یعنی مزار پر جانے والا صاحب مزار کے وسیلہ سے خود دعا کرے یا صاحب مزار سے دعا کیلئے عرض کرے اور صاحبِ مزار اللہ تعالی سے دعا کردے اور اللہ تعالی اس کی حاجت پوری فرمادے یا کوئی پریشانی دور فرمادے تو اس میں کیا حرج ہے۔

جناب مولانا احمد علی لاہوری صاحب کے عقیدتمند جناب حافظ عبدالعزیز صاحب نے ایک تفسیر لکھی اور کہا کہ اس تفسیر محمدی کی اشاعت میں حضور ﷺ کی دعائیں شفقت پیار اور توجہ ہمارے ساتھ ہے (تفسیر محمدی جلد سوم پ 11 ص 5)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ اس کام میں اللہ کی مدد اور نبی کریم ﷺ کی دعائیں ہمارے ساتھ ہیں (تفسیر محمدی جلد سوم پ 11 ص 8)

ایک اور جگہ یوں ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میری دعائیں اللہ والوں کے ساتھ ہیں (ارشادات نبویہ ص 78) ایک جگہ یوں ہے کہ کسی صاحب مزار سے دعا کرانا جائز ہے (ارشادات نبویہ ص 99)

- شاہ عبدالرحیم صاحب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک قبر کے پاس قرآن مجید کی تلاوت کی تو صاحبِ قبر نے ان کیلئے یوں دعائے خیر کی (جزاک اللہ عنی خیر الجزاء) یعنی اللہ تعالی آپ کو ہماری طرف سے بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ (بزرگوں کے عقیدے ص 32)

- مولانا ابوالکلام وسیم صاحب فاضل دیوبند نورالایضاح کا ترجمہ لکھتے ہوئے

بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص حضور ﷺ کے روضہ انور پر حاضر ہوتو سلام کے بعد یوں عرض کرے کہ یارسول ﷺ آپ اپنے رب کے دربار میں ہماری مغفرت کرا دیجئے اور اپنے پروردگار سے اس بات کا سوال یعنی دعا کردیجئے کہ آپ کی سنت پر ہماری موت آئے اور میدان محشر میں ہم آپ کے ساتھ اُٹھیں یارسول اللہ ﷺ شفاعت یارسول اللہ ﷺ شفاعت یارسول اللہ ﷺ شفاعت اور پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کریں کہ آپ اللہ تعالی سے ہمارے لئے دعا کریں کہ آپ کے ساتھ ہمیشہ رہیں اور قیامت کے دن آپ کے گروہ کے ساتھ اُٹھیں۔ (تکمیل الایضاح اردو شرح نور الایضاح باب زیارت النبی)۔

۔ اور یادرہے کہ دیوبندی حضرات کے اکابر علمائے دین کے نزدیک بھی کسی نبی یا ولی کے واسطہ اور وسیلہ سے اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا کرنا بالکل جائز صحیح اور درست ہے بلکہ دعا کے قبول ہونے کا سبب ہے مثلاً یوں کہنا کہ اے اللہ تعالی اپنے فلاں نبی یا ولی کے وسیلہ سے میری فلاں حاجت پوری فرمادے یا میری فلاں پریشانی دور فرمادے تو یہ جائز اور صحیح ہے اور یادرہے کہ وسیلہ کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) توسل بالاعمال (۲) توسل بالذات ۔ توسل بالاعمال جیسا کہ ایک۔ حدیث میں تین افراد کا ایک غار میں پھنس جانے کا واقعہ مشہور ہے (مشکوۃ نیکی کرنے اور صلہ رحمی کا بیان ج2 صفحہ 437) اور توسل بالذات جیسا کہ پہلی قوموں کا حضور ﷺ کی ذات مبارکہ کا وسیلہ پیش کر کے دعا مانگنا اور حضرت عمر فاروق کا حضرت عباس کے وسیلہ سے دعا مانگنا ثابت ہے۔ (مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص 291)

۔ حضرت علی نے اہل قبور کو یوں سلام کیا۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔ تو انہوں نے اس کا جواب یوں دیا۔ یا امیر المومنین وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکتہ۔ یعنی اے امیر المومنین

آپ پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی اور رحمت اور برکت ہو (جمال الاولیاء ص 90)

- حضرت خارجہ بن زید نے وصال فرمانے کے بعد یوں کہا یہ رسول اللہ ﷺ ہیں السلام علیک یا رسول اللہ ورحمتہ اللہ وبرکاتہ یعنی اے اللہ کے رسول ﷺ آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی اور رحمت اور اس کی برکت ہو (جمال الاولیاء ص 59)

- فاطمہ خزاعہ نے حضرت امیر حمزہ کی قبر پر جا کر کہا۔ السلام علیک اے رسول اللہ کے چچا جان تو انہوں نے یوں جواب دیا۔ وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ۔ یعنی تم پر بھی سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ (جمال الاولیاء ص 55)

- ربیع بن سلیمان نے ایک سید زادی کی امداد کی تو حضور ﷺ نے اس کیلئے یوں دعا فرمائی۔ اے اللہ تعالیٰ اسے اس کا اچھا بدلہ عطا فرما تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو حکم دیا کہ وہ انسانی شکل میں ہر سال قیامت تک اس کی طرف سے حج کرتا رہے۔ (سیرت النبی بعد از وصال النبی ص 259، موت کا منظر ص 143)

- خلیفہ ہارون رشید کے بیٹے نے فوت ہونے کے بعد اپنے کفن و دفن کرنے والے کیلئے یوں دعا مانگی اے ابو عامر اللہ تعالیٰ آپ کو اس چیز کی جزائے خیر عطا فرمائے جو تم نے میری تجہیز و تکفین کر کے میری وصیت کو پورا کیا ہے۔ (موت کا منظر ص 14)

- اللہ تعالیٰ کے ایک عاشق لڑکے کا انتقال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم مجھ سے جو چاہو مانگو میں تم کو عطا کر دوں گا تو اس نے یوں عرض کی یعنی یوں دعا مانگی کہ اے میرے رب میرے زمانہ کے تمام ایمانداروں کو بخش دے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جاؤ ہم نے تمھاری یہ دعا بھی قبول فرمائی۔ (موت کا منظر ص 48)

- ماہنامہ عبقری میں ایک مضمون یوں شائع ہوا کہ ایک شخص کے گھر کے ساتھ قبرستان تھا آہستہ آہستہ اس نے اسے اپنے گھر کے ساتھ ملا لیا تو آہستہ آہستہ

مصیبتوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہو گئے اور پھر کہنے لگے کہ ہم پر کسی نے جادو ٹونہ کر دیا ہے تو یہ نہ جادو تھا نہ ٹونہ بلکہ ان قبرستان والوں کی بددعاؤں اور آہوں کا اثر تھا اس لئے اہل قبور کو اذیت پہنچا کر ان کی بددعاؤں سے بھی بچنا چاہیے (ماہنامہ عبقری نومبر 2021 ص 3) بلکہ احادیث مبارکہ میں بھی اہل قبور کو اذیت پہنچانے سے منع کیا گیا ہے جیسا کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے ایک شخص کو قبر پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا کہ نہ تم اس کو اذیت پہنچاؤ نہ یہ تمہیں اذیت پہنچائے۔

دیوبندی حضرات کے اکابرین کے نزدیک
بعد از وصال فیض پہنچانا

۔ حضرات گرامی اب ہم دیوبندی حضرات کے اکابر علمائے دین سے بعد از وصال فیض پہنچانے کے متعلق چند ایک واقعات پیش کرتے ہیں۔ ذرا پیار محبت غور و فکر توجہ اور ہوش سے دیکھیں کہ جن سے کھلے لفظوں ثابت ہے کہ دیوبندی حضرات کے اکابرین کے نزدیک بھی یہ مسئلہ حق اور سچ ہے کہ انبیاء و اولیاء بعد از وصال دعا کے علاوہ فیض بھی پہنچا سکتے ہیں اور اب آیئے اور اس کے متعلق مزید دیکھیں۔

۔ دیوبندی حضرات کے حکیم الامت جناب مولوی اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق کا وصال ہوا تو آپ کا جنازہ حضور ﷺ کے روضہ انور پر لا کر صحابہ کرام نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ یہ ابوبکر آپ کے دروازہ پر حاضر ہے تو دروازہ خود بخود اندر سے کھل گیا اور قبر کے اندر سے آواز آئی کہ دوست کو دوست کے پاس پہنچا دو (جمال الاولیاء ص 47) یعنی دروازہ کھلنے اور اجازت ملنے سے صحابہ کرام کا ایک بہت بڑا مقصد پورا ہو گیا اور اسی کو ہم فیض کہتے ہیں۔

۔ حضرت عثمان غنیؓ کو دوران محاصرہ حضور ﷺ نے حالت بیداری میں

ٹھنڈے پانی کا ایک ڈول عطا فرمایا جس سے آپ نے پانی پیا (جمال الاولیاء ص 84)
اس سے حضرت عثمان غنی کی پیاس بجھ گئی تو جناب یہ بھی حضور ﷺ کی عطاؤں کرم نوازیوں اور فیوض و برکات کے دریاؤں میں سے ایک ادنی سی سخاوت ہے۔

- حضرت ثابت جنگ یمامہ میں شہید ہوگئے تو ایک شخص نے ان کی زرہ اُتار لی تو انہوں نے ایک دوسرے مسلمان کو خواب میں بتایا کہ فلاں شخص نے میری زرہ اُتار لی ہے اور اسکا خیمہ آخر پر ہے اور خیمہ کے پاس گھوڑا بندھا ہوا ہے اور زرہ پر ہانڈی رکھ دی ہے اور ہانڈی پر کجاوہ رکھ دیا ہے (مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص 33، جمال الاولیاء بحوالہ زندہ نبی کے زندہ صحابہ ص 61)۔

- حضرت شاہ ولی اللہ کے والد شاہ عبدالرحیم صاحب کو حضور ﷺ نے خواب میں ذردہ کھلایا جب آنکھ کھلی تو ہاتھوں سے زعفران کی خوشبو آرہی تھی (سیرت النبی بعد از وصال النبی ص 267)

- حضرات گرامی حضور ﷺ کے ذردہ کھلانے سے ان کی بھوک ختم ہوگئی اور یہ بھی حضور ﷺ کی عطاؤں کے سمندر میں سے ایک ادنی سی سخاوت ہے

ایک مرتبہ شاہ عبدالرحیم حضرت شیخ سعدی کے یہ اشعار پڑھتے ہوئے جارہے تھے۔

جز یاد دوست ہر چہ کنی عمر ضائع است　　جز سر عشق ہر کہ بخوانی بطالت است

سعدی بشو لوح دل از نقش غیر حق　　علمے کہ راہ حق نماید جہالت است

- اس رباعی کا چوتھا یعنی آخری مصرعہ ذہن سے نکل گیا تو اچانک کیا دیکھا کہ ایک درویش نمودار ہوئے اور کہا کہ چوتھا مصرعہ یہ ہے۔

(علمے کہ راہ حق نماید جہالت است) یہ فرما کر ایک لمبا قدم اُٹھایا اور بازار کے اگلے کونے میں رکھا تو پیچھے سے آواز دی کہ حضرت اپنا نام تو بتائے جانا تو فرمایا کہ لوگ

مجھے سعدی کے نام سے پکارتے ہیں (انفاس العارفین ص 44 حاضر و ناظر محبوب ص 73) لہذا اس سے شاہ صاحب کی مشکل کشائی بھی ہوگئی اور پریشانی بھی ختم ہوگئی اور مقصد بھی پورا ہوگیا تو جناب اسے ہی ہم فیض کہتے ہیں۔

- حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے بلا واسطہ قرآن مجید پڑھا ہے (زیارت النبی بحلتِ بیداری ص 14) تو جناب اسی کو ہم فیض کہتے ہیں۔

- حضرت شاہ ولی اللہ مدینہ شریف حاضر ہوئے تو بہت زیادہ فیوض و برکات حاصل ہوئے اور پھر اس موضوع پر ایک مستقل کتاب لکھی جس کا نام ہے (فیوض الحرمین) اور آپ فرماتے ہیں کہ خود حضور ﷺ نے مجھے سلوک کا راستہ طے کرایا اور میری تربیت فرمائی ہے اس لئے میں آپ کا اویسی اور بلا واسطہ شاگرد ہوں۔ (سیرت النبی بعد از وصال النبی ص 269) تو جناب اسے ہی ہم فیض کہتے ہیں۔

- جناب عبداللہ خان بیان کرتے ہیں کہ میں نے مولوی قاسم نانوتوی صاحب کو حضور ﷺ کے سامنے بخاری شریف پڑھتے ہوئے دیکھا ہے (ارواح ثلثہ ص 254، زلزلہ ص 30) تو جناب اسی کو ہم فیض کہتے ہیں۔

- ایک مرتبہ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی صاحب سے آپ کے ایک شاگرد نے ایک ایسے میلہ پر جانے کی اجازت مانگی جہاں خلاف شرع کام یعنی ناچ گانا وغیرہ ہوتا تھا تو آپ نے اسے اجازت نہ دی آخر اس کے بار بار اصرار کرنے سے آپ نے ایک رقعہ لکھا اور کہا کہ جاؤ اسے مزار پر رکھ دینا جب یہ گیا تو راستے میں دیکھا کہ ایک فقیر بیٹھا ہوا ہے اس نے اس لڑکے سے کہا کہ بیٹا جو رقعہ تمھارے مولوی صاحب نے دیا ہے لاؤ وہ مجھے دو تو اس نے دے دیا تو اس فقیر نے پڑھ کر ایک ٹھیکری پر اُلٹی سیدھی چند لکیریں ماریں اور کہا اسے لے جاؤ اور اپنے مولوی صاحب کو دے دو

توجب جا کر دی تو آپ دیکھ کر ہنس پڑے تو پوچھنے پر فرمایا کہ میں نے لکھا تھا کہ تم کیسے بزرگ ہو کہ لوگوں کو اس بدعت سے نہیں روکتے جو وہ آپ کی قبر پر کرتے ہیں تو انہوں نے لکھا کہ آپ سے اپنا ایک شاگرد نہیں رُکا تو میں اتنی مخلوق کو کیسے روک سکتا ہوں (مہر منیر ص 309) تو جناب صاحب مزار کے اس جواب لکھنے سے یہ فائدہ ہوا کہ شاہ صاحب کا صاحب مزار سے اعتراض یعنی گلہ اور شکوہ وغیرہ ختم ہو گیا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صاحب مزار کو عالم برزخ میں ہونے کے باوجود بھی بعض مرتبہ عالم دنیا کے حالات وواقعات کی خبر ہو سکتی ہے۔

- مولانا احمد علی لاہوری صاحب کے عقید تمند جناب حافظ عبدالعزیز صاحب نے تفسیر محمدی کے نام پر ایک تفسیر لکھی جس میں یہ دعوی کیا گیا ہے۔ کہ اس تفسیر محمدی کی اشاعت کا کام تیزی سے حضور ﷺ کی سر پرستی میں جاری وساری ہے اور کچھ آگے یوں ہے کہ اللہ کے حکم سے حضور ﷺ کی سر پرستی میں اٹھارہ سپارے مکمل ہو چکے ہیں اور آگے ہے کہ اگر کوئی شخص روحانی طور پر حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر قران مجید کی تفسیر لکھنے کی التجا کرے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور اسے اپنی شاگردی میں قبول فرمالیں اور اگر ایک کروڑ شاگرد بھی آپ کی شاگردی میں تفسیر لکھیں تو وہ ایک کروڑ طرز کی ہی تفسیر ہوگی اور یاد رہے کہ ہر تفسیر ہی قرآن کا عکس اور احادیث مبارکہ کا آئینہ ہوگی کیونکہ آپ کا علم لامحدود ہے (تفسیر محمدی جلد سوم پ 11 ص 5) پھر لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ اپنی قبر انور میں نماز پڑھتے بھی ہیں اور پڑھاتے بھی ہیں اور اللہ تعالی کے نیک بندے روحانی طور پر حضور ﷺ کے روضہ انور میں حاضری بھی دیتے ہیں اور وہاں نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضہ انور میں حضور ﷺ کے ساتھ انبیاء واولیاء اور صحابہ کرام بھی موجود ہوتے ہیں (ارشادات نبویہ ص 97) لیکن افسوس کہ حافظ صاحب

اسی (ارشادات نبویہ) میں جگہ جگہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی حاجت روا اور مشکل کشاء نہیں ہے تو جناب جب حضور نے اتنا کچھ کر دیا تو پھر حضور حاجت روا اور مشکل کشاء تو گئے

یعنی تفسیر لکھوا بھی دی اور اپنی سرپرستی میں اشاعت کا کام بھی جاری وساری رکھا اور ان کے حق میں دعائیں بھی فرمادیں۔ اور پھر لکھا ہے کہ اس کتاب (ارشادات نبویہ) کے سچا ہونے کی تصدیق حضور ﷺ سے کرا سکتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ اگر حضور ﷺ اس کے متعلق ہاں یا نہ فرمادیں تو پھر بھی آپ حاجت روا اور مشکل کشاء تو ہو گئے۔ اور اس کے علاوہ قیامت کے دن بھی جب مخلوق کو ہر در سے جواب ملے گا تو حضور ﷺ کے در سے ہی حاجت روائی اور مشکل کشائی ہوگی۔

۔ جناب مولانا محمد یعقوب صاحب صدر مدرس مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں کہ مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب بانی دارالعلوم دیوبند تمام عمر اپنے آپ کو چھپاتے رہے ہیں مگر اب ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں اس لئے اب آئے جس کا جی چاہے اور دولت لے جائے (مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص189)

۔ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کو ان کی وفات کے بعد جب ان کو دفن کیا گیا تو ابھی قبر میں پہلی رات ہی تھی کہ آپ اپنے ایک خلیفہ کو خواب میں ملے اور کہا کہ مجھے مردہ نہ سمجھو کیونکہ میں اب بھی زندہ ہوں اور جس طرح تم میری زندگی میں مجھ سے فیض لیتے رہے ہو اب بھی اسی طرح فیض لیتے رہنا اور مجھے مقام شہداء نصیب ہوا ہے۔

(خاتمۃ السوانح ص 131، مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص 276)

۔ دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرسین کے درمیان کسی بات پر جھگڑا ہو گیا تو ان میں صلح کرانے کیلئے مولانا قاسم نانوتوی صاحب عالم برزخ سے عالم دنیا میں آ کر

بحالت بیداری جناب مولانا رفیع الدین سے کہا کہ محمود الحسن سے کہو کہ وہ اس جھگڑا میں نہ پڑے تو جب ان سے کہا تو انہوں نے کہا کہ میری توبہ میں اس جھگڑے میں ہرگز نہ پڑوں گا۔ (ارواح ثلثہ ص 242، زلزلہ ص 15)

- مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب نے بعداز وصال اپنے مسلک کے ایک مولوی صاحب کی دوران مناظرہ ایسی امداد فرمائی کہ مخالف نے معافی مانگ کر جان چھڑائی۔ (زلزلہ صفحہ 17 مجالس حکیم العصر ص 235، مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص 276)

- اور ہاں اگر دیوبندی حضرات کو اپنے اکابرین کے متعلق مزید ایسے واقعات کی ضرورت ہو تو دیکھیں شیخ الوظائف جناب حکیم محمد طارق محمود صاحب کی کتاب (مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر) اور یہ کتاب عبقری والوں سے بھی مل سکتی ہے اور اس کے علاوہ علامہ ارشد القادری صاحب کی کتاب زلزلہ اور زیروزبر کا بھی مطالعہ کریں۔

- اور اس کے علاوہ اسی موضوع پر ہماری کتاب (انبیاء و اولیاء کا بعداز وصال دعا کرنا اور فیض پہنچانا) بھی ضرور پڑھیں جو کہ اس مسئلہ پر معلومات کا ایک بہت بڑا خزانہ ہے۔

علمائے اہلحدیث کے نزدیک بعداز وصال دعا کرنا

- حضرات گرامی اب ہم مسلک اہلحدیث کے علمائے دین کے نزدیک بعداز وصال دعا مانگنے کے متعلق بیان کرتے ہیں ذرا غور اور توجہ سے دیکھیں۔

- علامہ حافظ ابن قیم لکھتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے آسمانوں پر انبیائے کرام کی روحوں سے ملاقات فرمائی تو انہوں نے آپ ﷺ کا خیر مقدم کیا اور آپ ﷺ کو دعائیں بھی دیں (کتاب الروح ص 287)

- علامہ حافظ ابن قیم لکھتے ہیں کہ ابوایوب کا بیان ہے کہ زندوں کے اعمال مردوں پر پیش کیے جاتے ہیں اگر نیک ہوں تو خوش ہوتے ہیں اور اگر بُرے ہوں تو اللہ

تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ تعالی انہیں بُرے عملوں سے بچا (کتاب الروح ص43) حضرات گرامی دیکھیں یہاں انبیاء واولیاء کے علاوہ ہر خاص و عام لوگوں کا یعنی ہر اچھے اور بُرے فوت شدہ حضرات کے دعا کرنے کو کھلے لفظوں ثابت کیا گیا ہے

یعنی یہاں نبی یا غیر نبی اور ولی یا غیر ولی کی کوئی تخصیص نہیں کی گئی ذرا غور سے دیکھیں تو جناب دیکھیں کہ اگر قبر میں ہر خاص و عام یعنی ہر اچھا اور بُرا دعا مانگ سکتا ہے تو پھر سرکار داتا علی ہجویری سرکار غوثِ اعظم حضرت سلطان باہو سرکار بابا فرید جیسے اللہ تعالی کے محبوب اور پیارے بندے اپنے اپنے مزارات میں دعا کیوں نہیں مانگ سکتے تو جناب یہ ایک مرتبہ نہیں ہزار مرتبہ مانگ سکتے ہیں۔

۔ جناب مولوی غلام رسول قلعہ میاں سنگھ والوں کے پڑپوتے جناب مولانا حمید اللہ سدید صاحب فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی اللہ والے کی قبر پر جا کر اس کیلئے دعائے خیر کرتا ہے یا اس کیلئے کچھ پڑھ کر ایصال ثواب کرتا ہے تو صاحب قبر کی روح اس کیلئے یوں دعا کرتی ہے کہ یا اللہ اس بندے نے بے لوث ہو کر ہمارے لیے دعائے خیر کی ہے جو ہمارے لئے درجات میں بلندی کا سبب بنی ہے یا الٰہی دنیا میں اس کی جو حاجت ہو وہ پوری فرما دے تو اللہ تعالی اس کی وہ حاجت پوری فرما دیتا ہے۔

(علمائے اہلحدیث کا ذوق تصوف ص145، بحوالہ مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص326)

۔ شیخ ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ انبیاء واولیاء کا بعد از وصال اپنے پڑوس یعنی اپنے اردگرد میں مدفون میت کی شفاعت کرنا یعنی اس کے گناہوں کی معافی مانگنا یہ حق ہے ۔(در رسول کی حاضری ص192) تو جناب ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ انبیاء و اولیاء بعد از وصال دعا مانگ سکتے ہیں۔

۔ علامہ حافظ ابن قیم لکھتے ہیں کہ ایک شخص فوت ہو گیا تو اسے خواب میں

عذاب کی حالت میں دیکھا گیا لیکن کچھ دن بعد اسے جنتیوں میں دیکھا گیا اس کا سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ ہمارے پڑوس میں ایک ایسا شخص دفن کیا گیا کہ جس کے اردگرد کے چالیس پڑوسیوں کے حق میں اس کی سفارش یعنی بخشش کی دعا قبول کر لی گئی اور ان میں ایک میں بھی شامل ہوں (کتاب الروح ص 166)

۔ علامہ حافظ ابن قیم لکھتے ہیں کہ جب شہدائے احد کی ارواح کو اللہ تعالی نے جنت میں داخل فرمایا تو پوچھا کہ کوئی خواہش ہو تو بتائیں انہوں نے عرض کی کہ یا الٰہی ہماری روحیں ہمارے جسموں میں واپس لوٹا دے تا کہ ہم پھر تیری راہ میں مارے جائیں (کتاب الروح ص 287) تو جناب دیکھیں کہ یہاں بھی شہداء کا اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کرنا یعنی دعا کرنا ثابت ہے۔

۔ شیخ محمد بن عبدالوہاب لکھتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالی کی بارگاہ میں یوں عرض کرتا ہے کہ اے اللہ تعالی میں تجھ سے تیرے نبی یا مرسلین اور تیرے صالحین بندوں کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں اگرچہ یہ کسی قبر کے پاس ہی دعا کرے مگر پکارے اللہ تعالی کو تو وہ مشرک کیسے ہوسکتا ہے (در رسول کی حاضری ص 269)

۔ علامہ وحید الزمان صاحب فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی قبر مبارک اور مقامات متبرکہ میں دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ (مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص 296)

۔ اور ایک جگہ یوں ہے کہ علامہ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں کہ روضہ اقدس اور اس کے علاوہ دوسرے مقامات مقدسہ پر بھی دعا کے جلد قبول ہونے کی اُمید رکھنا جائز ہے۔ (ہدیۃ المہدی ص 32 بحوالہ مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص 316)

۔ شیخ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حضور ﷺ کے روضہ مبارک پر یا کسی اور بزرگ کے مزار پر جا کر اللہ تعالی سے دعا کرے اور اس کی مراد پوری ہو جائے تو یہ اچھا

عمل ہے۔ (جادہ حق ص 134 بحوالہ مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص 354)

۔ علامہ حافظ ابن قیم لکھتے ہیں کہ سفیان بن عینیہ کو خواب میں دیکھا گیا جو یہ دعا مانگ رہے تھے کہ اللہ تعالی میرے بھائی ایوب کو جزائے خیر عطا فرمائے کیونکہ وہ کثرت سے میری قبر کی زیارت کرتے ہیں (کتاب الروح ص 51)

۔ حافظ ابن قیم لکھتے ہیں کہ قاضی نورالدین کی خالہ نے پوچھا کہ موت کے بعد جب روح اللہ تعالی کے سامنے جاتی ہے تو سلام کیسے کرتی ہے کہا۔ اللھم انت السلام الخ تو موت کے بعد خواب میں دیکھا کہ انہیں یوں دعا دے رہی ہے کہ اللہ تعالی آپ کو اچھا صلہ عطا فرمائے کیونکہ تم نے جیسے کہا تھا میں نے ویسے ہی سلام عرض کردیا (کتاب الروح ص 290)

۔ علامہ حافظ ابن قیم لکھتے ہیں کہ ابوقلابہ کا بیان ہے کہ ایک قبر والے کو خواب میں دیکھا گیا جو دنیا والوں کیلئے یوں دعا کررہا تھا کہ اللہ تعالی دنیا والوں کو اچھا بدلہ عطا فرمائے اور ہماری طرف سے انہیں سلام کہنا اور ان کی دعاؤں سے ہمیں پہاڑوں جیسا نور میسر آتا ہے (کتاب الروح ص 44)

۔ علامہ ابن قیم لکھتے ہیں کہ اسماعیل بن بلال نابینا ہوگئے تو خواب میں دیکھا کہ ایک شخص نے یہ دعا بتائی ہے (یا قریب یا مجیب یا سمیع الدعا ارددعلی بصری) پڑھ کر خود پر دم کرلو ایسا کیا تو آپ کی بینائی لوٹ آئی (کتاب الروح ص 295)

۔ شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی لکھتے ہیں کہ جو شخص قبرستان میں جا کر سورہ فاتحہ قل ھو اللہ احد۔ اور الھاکم التکاثر) پڑھ کر اس کا ثواب فوت شدہ کو بخش دے تو اہل قبور اللہ تعالی کی بارگاہ میں اس کے شفیع ہونگے (احکام تمنی الموت بحوالہ مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص 297) اور شفیع کہتے ہیں شفاعت کرنے والے کو اور شفاعت

سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی کے گناہوں کی معافی کی سفارش کرنا (فیروز اللغات اردو) یعنی اہل قبور اس کے گناہوں کی معافی کی سفارش یعنی دعا کرتے ہیں۔

۔ علامہ حافظ ابن قیم لکھتے ہیں کہ سلیمان بن نعیم نے خواب میں حضور ﷺ سے پوچھا کہ جو لوگ آپ کو سلام کرتے ہیں کیا آپ کو اس کی خبر ہو جاتی ہے تو آپ نے فرمایا ہاں اور میں انہیں ان کے سلام کا جواب بھی دے دیتا ہوں (کتاب الروح ص 49)

۔ علامہ نواب صدیق حسن خاں کی زوجہ محترمہ نواب شاہ جہان بیگم لکھتی ہیں کہ قبر پر جا کر صاحب قبر کا ویسے ہی ادب و لحاظ کرنا چاہیے جیسا کہ اس کی زندگی میں کیا جاتا تھا اور صاحب قبر سلام کرنے والے کو پہچان کر اس کے سلام کا جواب دیتا ہے (تہذیب نسواں ص 439 بحوالہ مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص 344-352) تو جناب سلام کہنا ایک دعائیہ کلمہ ہے اور سلام کے جواب میں سلام کہنا بھی ایک دعائیہ کلمہ ہے۔

۔ شیخ ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ یہ جو لوگ حضور ﷺ کی قبر انور اور دیگر صالحین کی قبروں سے سلام کا جواب سنتے ہیں یہ بت پرستی کے زمرے میں نہیں آتا (در رسول کی حاضری ص 191)

۔ علامہ ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب انصاری کی قبر کے پاس دعا قبول ہوتی ہے اور لوگ آپ کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے ہیں تو بارش ہو جاتی ہے۔ (کتاب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب ج 1 ص 404 بحوالہ مزارات سے فیض اور ہمارے ص 298)

۔ مولوی عبد الستار صاحب حضور ﷺ کے دفن کے وقت اُمت کیلئے دعا کے متعلق لکھتے ہیں

لباں مبارک ہلدیاں سن کن اصحاب ٹکاون
یارب اُمتی یارب امتی وچ سرکار فرماون (اکرام محمدی)

علمائے اہلحدیث کے نزدیک بعداز وصال فیض پہنچانا

۔ حضرات گرامی اب ہم مسلک اہلحدیث کے علمائے دین کے نزدیک بعداز وصال فیض پہنچانے کے متعلق بیان کرتے ہیں ذرا پیار محبت غور وفکر توجہ ہوش اور ٹھنڈے دل سے دیکھیں۔

۔ علامہ حافظ ابن قیم لکھتے ہیں کہ حضرت ثابت جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے تو ایک شخص نے ان کی ذرہ اُتارلی تو انہوں نے ایک دوسرے مسلمان کو خواب میں بتایا کہ فلاں شخص نے میری ذرہ اُتارلی ہے اور اس کا خیمہ آخر پر ہے اور خیمہ کے پاس گھوڑا بندھا ہوا ہے اور ذرہ پر ہانڈی رکھ دی ہے اور ہانڈی پر کجاوہ رکھ دیا ہے اور مجھ پر اتنا قرض ہے جب تم مدینہ جاؤ تو حضرت ابوبکر صدیق سے کہنا کہ میرا فلاں غلام آزاد ہے (کتاب الروح ص 53)

۔ علامہ ابن قیم لکھتے ہیں کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کو ان کی وفات کے بعد بہت سے لوگوں نے ان کو خواب میں دیکھا اور فرائض کے متعلق پیچیدہ مسائل بھی پوچھے تو شیخ صاحب نے ان کا حل بھی بتادیا اور اس کا وہ شخص ہی انکار کرسکتا ہے جو روحوں کے حالات واحکام سے واقف نہیں ہے (کتاب الروح ص 83) تو جناب فوت ہونے کے بعد پیچیدہ مسائل کو حل کرنا کیا یہ فیض پہنچانا نہیں ہے ہاں ہاں جناب اسی کو ہم فیض کہتے ہیں۔

۔ علامہ ابن قیم لکھتے ہیں کہ اس موضوع پر بہت زیادہ حکایتیں یعنی واقعات منقول ہیں اور ایسے واقعات تو بہت زیادہ ہیں کہ خواب میں بیماری کی دوا بتائی اور اس سے اللہ تعالی نے صحت بھی عطا فرمادی (کتاب الروح ص 83)

۔ علامہ ابن قیم لکھتے ہیں کہ زندہ اور فوت شدہ کی روحیں آپس میں ملاقات

کرتی ہیں اور فوت شدہ کی روحیں زندہ لوگوں کو بیشمار حالات و واقعات سے باخبر کرتی ہیں (کتاب الروح ص290)

۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک عابد لڑکا ایک لڑکی کے جال میں پھنس گیا تو اللہ تعالی کے خوف سے بیہوش ہوکر زمین پر گر گیا اور گھر جا کر فوت ہو گیا اور رات کو ہی اسے دفن کر دیا گیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کی قبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ اے فلاں جو شخص اللہ تعالی سے ڈر گیا تو اس کیلئے دو جنتیں ہیں تو اس نے قبر سے آواز دی کہ اے عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالی نے مجھے دو جنتیں ہی عطا فرمائی ہیں۔ (عشق تصوف اور اہلحدیث ص252، بحوالہ مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص339)

۔ علامہ حافظ ابن قیم لکھتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی کی شان میں گستاخی کرتا تھا تو ایک رات خواب میں حضرت علی تشریف لائے اور فرمایا کہ تو ہی ہے وہ شخص جو میری شان میں گستاخی کرتا ہے اور ساتھ ہی ایک تھپڑ اس کے چہرے پر مارا تو اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا (کتاب الروح ص291)

۔ جناب ضیاء معصوم صاحب جب حضرت مجدد الف ثانی کے مزار شریف پر گئے تو قاضی محمد سلیمان منصور پوری کو بھی اپنے ساتھ لے گئے اور جب ضیاء معصوم صاحب مزار شریف پر مراقبہ میں بیٹھے تو قاضی صاحب نے دل میں کہا کہ شاید انہوں نے آپس میں کوئی راز کی بات کہنی ہو اس لئے میں یہاں سے اُٹھ جاتا ہوں اور پھر اُٹھنے لگے تو حضرت مجدد الف ثانی نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ سلیمان بیٹھے رہو ہم کوئی بات آپ سے راز میں نہیں رکھنا چاہتے اور یاد رہے کہ یہ واقعہ بھی بحالتِ بیداری کا ہے۔ (کرامات اہلحدیث ص19 بحوالہ مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص306)

۔ سلطان محمد خان نے شیخ آقا شمس الدین سے کہا کہ ہمیں حضرت ابوایوب

انصاری رضی اللہ عنہ کی قبر بتائیں تو انہوں نے مراقبہ کیا اور فرمایا کہ حضرت ابوایوب انصاری کی روح نے میری روح سے ملاقات کی اور مجھے فتح کی مبارک باد دی اور تمھاری کوشش کا شکریہ ادا کیا کہ ان کو ظلمت کفر سے نجات دی اور پھر سلطان کو قبر کی خبر دی (تاریخ المشاہیر از قاضی محمد سلیمان منصور پوری بحوالہ مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص 337)

۔ جماعت اہلحدیث کے محقق بانی وموجد جناب علامہ نواب صدیق حسن خاں صاحب اپنے والد ابواحمد حسن کے تذکرہ میں لکھتے ہیں کہ ان کی قبر شریف پر ہمیشہ نور دیکھا جاتا اور لوگ آپ کی قبر سے تبرک یعنی برکت حاصل کرتے۔

(التاج المکلل ص 543 بحوالہ مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص 294)

۔ علامہ وحید الزمان خاں صاحب فرماتے ہیں کہ سلف وخلف یعنی سب ہی صالحین یعنی نیک لوگوں کے آثار یعنی تبرکات اور ان کی قبروں سے اور ان کے مقامات اور ان کے کنوؤں اور چشموں سے تبرک حاصل کرتے تھے اور اسے کسی نے بھی شرک نہیں کہا (ہدیۃ المہدی بحوالہ مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص 295)

۔ علامہ وحید الزمان صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ ابن قیم فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی منافات یعنی ٹکراؤ نہیں ہے کہ روح علیین میں ہو یا جنت میں یا آسمان میں ہو اور اس کا تعلق بدن کے ساتھ اس طرح ہو کہ وہ ادراک بھی کرے اور سماع بھی اور نماز بھی پڑھے اور قرات بھی کرے لہذا اس سے قاصرین کا وہ شبہ بھی دور ہو جاتا ہے جو وہ کرتے ہیں کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ صالحین کی قبروں کی زیارت سے ان کی ارواح سے فیوض وبرکات اور دل کی ٹھنڈک اور انوار حاصل ہوتے ہیں۔

(ہدیۃ المہدی بحوالہ مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص 296)

۔ حافظ احمد شاکر (ایڈیٹر ہفت روزہ الاعتصام) کو مولوی عبد الحق نے بتایا کہ

میاں صدر الدین حسن روزانہ نماز عصر کے بعد سورہ الرحمٰن اور سورہ یسین پڑھا کرتے تھے تو ان کی وفات کے بعد بھی ان کی قبر سے سورہ الرحمٰن اور سورہ یسین پڑھنے کی آواز آتی تھی۔ (مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص 335)

۔ مولوی غلام رسول قلعہ میاں سنگھ والوں کے پڑپوتے مولانا حمید اللہ سدید صاحب بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی وقت ضرورت پڑے تو میں وسیلہ بھی دے لیا کرتا ہوں ایک مرتبہ ہم نے اپنے ایک عزیز کو الیکشن کیلئے کھڑا کیا اور الیکشن سے ایک دن پہلے میں اپنے بزرگوں کی قبر پر گیا اور مولانا غلام رسول صاحب کو مخاطب کر کے عرض کیا کہ میں آپ کا پڑپوتا ہوں اور یہ جو ہم نے الیکشن میں بندہ کھڑا کیا ہے یہ جیتنا چاہیے اور اگلے دن الیکشن میں وہ بندہ جیت گیا۔ (علمائے اہلحدیث کا ذوقِ تصوف ص 145 بحوالہ مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص 327)

۔ شیخ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص حضور ﷺ کے روضہ انور پر یہ آیہ کریمہ پڑے (ان اللہ و ملئکتہ الایۃ) اور پھر 70 مرتبہ صلی اللہ علیک یا محمد۔ کہے تو اس کی جو مراد بھی ہوگی وہ پوری ہوگی (جادہ حق ص 163 بحوالہ مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص 354)۔

۔ ایک شخص نے کہا کہ میں کل ظہر کے وقت مر جاؤں گا تو مرنے کے بعد جب اسے قبر میں رکھا گیا تو اس نے آنکھیں کھول دیں پوچھا کیا تم مرنے کے بعد بھی زندہ ہو کہا ہاں میں بھی اور اللہ تعالی کا ہر عاشق زندہ ہے۔ (فتاوی حدیثیہ ص 267 بحوالہ مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص 298) تو جناب صاحب قبر کا عالم برزخ کی خبر دینا ہی ان کا فیض پہنچانا ہے۔

۔ علامہ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں کہ اولیائے کرام کی ارواح بعداز وصال بحکم

الٰہی تصرف فرماتی ہیں اوران سے فیوض وبرکات بھی حاصل ہوتے ہیں اورصوفیاء کرام کا اس پر اتفاق ہے۔(لغات الحدیث بحوالہ مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص305)

۔ محمد بن بکار کے بھائی نے مرنے کے بعد اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور کہا السلام علیکم تو میں نے کہا کیا موت کے بعد بھی زندگی کہا ہاں اور میں نے اپنے رب سے ملاقات بھی کرلی جو مجھ سے بہت راضی ہے اور میں نے معاملات اس سے بھی آسان پایا جیسا کہ تم سمجھتے ہو اور عمل کرو اور دھوکے میں نہ پڑو اور میں حضور ﷺ سے بھی مل چکا اس لئے میری تجہیز وتکفین جلدی کردو اور پھر فوت ہوگئے۔

(الاستیعاب ج1 ص562 بحوالہ مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص304)

علامہ حافظ ابن قیم لکھتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق کو خواب میں اس حال میں دیکھا گیا کہ آپ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھ رہے تھے اور فرمارہے تھے کہ اب میں فارغ ہوا ہوں اور میں اللہ تعالی کے فضل وکرم سے بچ گیا(کتاب الروح ص63)

۔ عبدالعزیز بن سلیمان کو خواب میں اس حال میں دیکھا گیا کہ ان کے جسم پر سبز رنگ کے کپڑے اور سر پر موتیوں کا تاج ہے پوچھا گیا کہ کیا حال ہے کہا موت کی سختی اور بے قراری نہ پوچھو مگر اللہ تعالی نے اپنے فضل اور رحمت سے ہر عیب پر پردہ ڈال دیا(کتاب الروح ص66)

۔ نواب صدیق حسن خاں لکھتے ہیں کہ انبیاء واولیاء اور صاحبِ دل حضرات کی ارواح سے خلافِ شرع رسومات کے بغیر فیض حاصل کرنے میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں ہے(مآثر صدیقی ص128 بحوالہ مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص355)

۔ ایک عورت نے ایک نیک خاتون کے پاس سات دینار رکھ دیئے اور اچانک نیک خاتون فوت ہوگئی تو اس نے خواب میں آکر کہا کہ میرے گھر کی فلاں

جگہ پر دیکھو وہ دینار رکھے ہوئے ہیں وہاں جا کر لے لو جب دیکھا تو وہاں وہ دینار موجود تھے (کتاب الروح ص 82)

۔ جناب صوفی محمد عبداللہ ماموں کانجن والے فوت ہوئے تو ان کی قبر کی مٹی بھی معطر تھی یعنی اس سے خوشبو آتی تھی اور لوگ تبرکاً وہ مٹی اپنے گھروں میں لے جاتے تھے (سچی کرامات اہلحدیث بحوالہ مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص 322-325)

۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب فرماتے ہیں کہ جناب حکیم محمد عبداللہ صاحب اور مولانا محمد سلمان صاحب اہلحدیث کی قبروں سے جہانیاں قبرستان کے گورکن بہت زیادہ روشنی نکلتی دیکھتے رہے ہیں۔ (سچی کرامات اہلحدیث بحوالہ مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص 324)

۔ انبیاء واولیاء کے مزارات پر اللہ تعالی کی رحمت اور کرامت کا جس قدر نزول ہوتا ہے لوگوں کو اس کے عشر عشیر کا بھی علم نہیں ہے۔ (جادہ حق ص 165 عشق تصوف اور اہلحدیث ص 162 بحوالہ مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص 328)

۔ شیخ کرز حارثی کی وفات پر خواب میں دیکھا گیا کہ تمام قبرستان والے لوگ نئے کپڑے پہن کر کھڑے ہیں تو اس کا سبب پوچھا تو کہا کہ ہمارے قبرستان میں کرز حارثی تشریف لا رہے ہیں اس لئے یہ سب کچھ ان کے استقبال کیلئے ہے (ادب کے متلاشی اہلحدیث ص 86 بحوالہ مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر ص 341)

نوٹ۔ اور ہاں جسے ایسے مزید واقعات کی ضرورت ہو تو وہ دیکھے علامہ حافظ ابن قیم کی کتاب (کتاب الروح تیسرا باب اور شیخ الوظائف حکیم محمد طارق محمود صاحب عبقری والوں کی کتاب، مزارات سے فیض اور ہمارے اکابر، اور ہماری کتاب (انبیاء واولیاء کا بعد از وصال دعا کرنا اور فیض پہنچانا)

چند سوالات کے جوابات

سوال۔ یہ سنی لوگ مزارات پر جا کر قبروں کو سجدے کرتے ہیں جو کہ شرک گناہ اور حرام ہے۔

ج جناب ہم ہزار لعنت بھیجتے ہیں قبروں کو سجدہ کرنے پر کیونکہ قبروں کو سجدہ کرنے والوں پر خود اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت فرمائی ہے اور ان کیلئے بد دعا فرمائی ہے دیکھیں (شرح صحیح مسلم ج2 ص74 مشکوۃ آداب مسجد) اور ہاں یاد رہے کہ جو شخص قبروں پر جا کر سجدہ کرتا ہے یا کوئی خلافِ شرع کام کرتا ہے تو وہ اس جرم اور گناہ کا خود ذمہ دار ہے جیسے ہر فرقہ میں زانی شرابی اور چور وغیرہ ہوتے ہیں لیکن وہ اپنے گناہوں کے خود ذمہ دار ہوتے ہیں پوری جماعت نہیں یعنی جو شراب پیئے گا کوڑے اسی کو لگیں گے اور جو چوری کرے گا ہاتھ اسی کے کاٹے جائیں گے پوری جماعت کے نہیں اور ہاں یاد رہے کہ ہمارے نزدیک تعظیمی سجدہ حرام ہے اور عبادت کا سجدہ کفر ہے (فتاوی رضویہ ج22 ص423)

سوال۔ دعا تو اللہ تعالی سب کی سنتا ہے تو پھر ان انبیاء و اولیاء سے دعا کرانے کی کیا ضرورت ہے اس لئے دعا خود کرنی چاہیے۔

جواب یہ ٹھیک ہے کہ اللہ تعالی سب کی دعا سنتا ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کہ کسی مشکل مصیبت یا پریشانی کے وقت کسی اللہ والے یا والدین یا کسی بزرگ سے کرالی جائے جیسا کہ حضور ﷺ سے صحابہ کرام بارش کیلئے یا کسی بھی حاجت کیلئے دعا کراتے تھے۔ (مشکوۃ معجزات کا بیان) یا جیسے حضرت موسی علیہ السلام سے آپ کی قوم گائے اور کھانے کے مسئلہ کے متعلق دعائیں کراتی رہی ہے۔ (پ1 ع7 آ61) لہذا ثابت ہوا کہ کسی بھی مشکل مصیبت یا پریشانی کے وقت انبیاء و اولیا یعنی بزرگانِ دین یا والدین اور علمائے دین سے دعائیں کرانا آج سے نہیں بلکہ

ہزاروں سال قبل سے یہ طریقہ چلا آ رہا ہے جو کہ قرآن واحادیث کے عین مطابق ہے مخالف نہیں ہے۔

سوال۔ انبیاء واولیا زندگی میں تو دعا مانگ سکتے ہیں لیکن بعداز وصال نہیں۔

جواب جناب یہ انبیاء واولیا ایک مرتبہ نہیں ہزار مرتبہ بعداز وصال دعا بھی مانگ سکتے ہیں اور فیض بھی پہنچا سکتے ہیں جیسا کہ ہم نے احادیث مبارک اور حضورؐ اور اولیائے اُمت بلکہ خود مخالفین کے گھر کے بزرگانِ دین سے کھلے لفظوں ثابت کیا ہے اس لیے ہمارے پیش کردہ دلائل کو ذرا غور توجہ اور ہوش سے دیکھیں اور ہاں اگر بعداز وصال دعا کے متعلق مزید دلائل کی ضرورت ہو تو دیکھیں ہماری کتاب (انبیاء واولیاء کا بعداز وصال دعا کرنا اور فیض پہنچانا) جو لاہور نزد داتا دربار مکتبہ جنید اور مکتبہ افکار رضا سے مل سکتی ہے۔

سوال یہ سنی لوگ مزارات پر جا کر بیٹے مانگتے ہیں اور ان کو حاجت روا اور مشکل کشا مانتے ہیں جو کہ شرک ناجائز اور حرام ہے۔

جواب۔ جناب اس کا ذکر ہم ابتدا میں ہی اسی کتاب کے مقدمہ میں بیان کر چکے ہیں کہ صاحب مزار کو یہ نہ کہا جائے کہ یا سرکار بارش برسا دو میں بیمار ہوں مجھے شفاء عطا فرما دو میری مشکل آسان فرما دو مجھے بیٹا عطا فرما دو یہ نہ کہا جائے بلکہ یوں کہا جائے کہ یا سرکار اللہ تعالی سے دعا کریں کہ اللہ تعالی بارش برسا دے مجھے شفاء عطا فرما دے میری مشکل آسان فرما دے۔ میری حاجت روائی اور مشکل کشائی فرما دے مجھے بیٹا عطا فرما دے یعنی جیسے دنیا کی زندگی میں ہم یہ نہیں کہتے کہ یا سرکار بارش برسا دو بلکہ یہ کہتے ہیں کہ یا سرکار اللہ تعالی سے دعا کریں کہ اللہ تعالی بارش برسا دے تو اسی طرح بیٹا عطا فرمانے اور حاجت روائی اور مشکل کشائی فرمانے کا مسئلہ ہے۔ جیسا کہ ہم اس سے قبل

مقدمہ میں بیان کر چکے ہیں کیونکہ ہر چیز اللہ تعالی کے قبضہ میں ہے۔ اور ہاں اگر ان اللہ والوں کی دعا قبول ہوگئی تو پھر اللہ تعالی بیٹے بھی عطا فرمادے گا اور حاجت روائی اور مشکل کشائی بھی فرمادے گا اور یہ نہ شرک ہے نہ گناہ نہ منع نہ حرام جیسا کہ ہم اس سے قبل کھلے لفظوں بیان کر چکے ہیں اور ہاں اگر ان انبیاء واولیاء کا یہ دعا کرنا شرک ہے تو جناب برائے مہربانی ایسا بناوٹی شرک اپنے گھر میں ہی رکھیں اور مسلمانوں کو مسلمان ہی رہنے دیں۔

سوال دعا تو اللہ تعالی ہر جگہ سنتا ہے تو پھر ان اللہ والوں کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے۔

جواب۔ یہ درست ہے کہ اللہ تعالی ہر جگہ سنتا ہے لیکن اللہ والوں کے پاس جانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے بلکہ فائدہ ہے جیسا کہ اللہ تعالی قرآن مجید میں ایمانداروں سے فرماتا ہے کہ اگر تم اپنی جانوں پر ظلم کرلو تو میرے محبوب کے در پر آجاؤ اور مجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو تو پھر میرا محبوب بھی تمہارے حق میں شفاعت فرمادے تو اللہ تعالی تمھارے گناہوں کو معاف فرمادے گا (پ 5 ع 6 آ 64)

اور پھر دیکھیں 99 مقتولوں کے قاتل کی بخشش اللہ والوں کے پاس جانے سے ہی ہوگئی۔ اور پھر ذکر کرنے والوں کی محفل میں جانے والے کی بخشش ہوگئی حالانکہ وہ ذکر کی نیت سے بھی نہیں گیا تھا۔ صرف ذکر کرنے والوں کے پاس جانے کی وجہ سے ہی بخشا گیا (مشکوۃ) اور مسجد حرام میں جاکر نماز پڑھنے والے کو ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ہے اور مسجد نبوی میں 50000 ہزار نماز کا ثواب ہے اور جامع مسجد میں 500 نماز کا اور جماعت کے ساتھ 27 نمازوں کا ثواب ہے اور رمضان مبارک میں ایک فرض 70 فرض کے برابر ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ بعض مرتبہ اللہ والوں کی نسبت کی وجہ سے اور بعض مرتبہ جگہ کی فضیلت کی وجہ سے اور بعض مرتبہ وقت کی فضیلت کی وجہ سے ثواب

بڑھ جاتا ہے اور ایک عام آدمی بخشا جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے ثابت کیا ہے اس لیے کسی ولی اللہ کے مزار پر جا کر یعنی صاحب مزار کے قرب میں اللہ تعالی سے دعا مانگنا یہ اچھا عمل ہے بُرا نہیں ہے یعنی ان اللہ والوں کے پاس جانا کوئی گناہ منع یا حرام ہرگز نہیں ہے۔ اور اس کے علاوہ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کو فیض ان اللہ والوں کے پاس جانے سے ہی ملا ہے۔ اگر چہ وہ زندہ ہوں یا وصال فرما چکے ہوں۔ جیسے حضورﷺ کے روضہ انور پر جانے سے لاکھوں امتیوں کو فیض ملا بلکہ سرکار خواجہ اجمیری کو ہی دیکھ لیجئے کہ سرکار داتا صاحب کے قدموں میں بیٹھنے سے آپ کی جھولی فیض سے بھر گئی لہذا اللہ والوں کے پاس جانے سے فائدہ ہے نقصان ہرگز نہیں ہے۔

سوال۔ اگر کوئی نبی یا ولی بعد از وصال امداد کر سکتا ہے تو پھر میدان کربلا میں حضورﷺ یا حضرت علیؓ نے حضرت امام حسین اور آپ کے ساتھیوں کی امداد کیوں نہ کی۔

جواب۔ جناب میدان کربلا حضرت امام حسین اور آپ کے ساتھیوں کی امتحان گاہ تھی اور امتحان گاہ میں کسی کی امداد نہیں کی جاتی بلکہ امتحان دینے والے کے جوہر طاقت ہمت اور قابلیت دیکھی جاتی ہے اس لئے امتحان گاہ میں کسی کی امداد کرنا یہ قانونی طور پر جرم ہے اور کربلا میں اللہ تعالی حضرت امام حسین پر ہزاروں مشکلیں مصیبتیں اور پریشانیاں ڈال کر آپ کے صبر و استقامت اور حوصلے کا امتحان لے رہا تھا اور حضرت امام حسین یہ سب کچھ برداشت کر کے اپنے صبر کا امتحان دے رہے تھے (خطباتِ محرم ص 339)

اور اب رہا حضورﷺ کا امداد فرمانا تو دیکھیں حضورﷺ نے صحابہ کرام کو حضرت ابوبکر صدیق کو اپنے قرب میں دفن کرنے کی اجازت عطا فرما دی۔ حضرت عثمان غنیؓ کو دوران محاصرہ ٹھنڈا پانی پلا دیا میدان کربلا کے شہداء کا خون شیشی میں جمع فرمایا حضرت امام حسن کو حضرت امیر معاویہ کی طرف سے وظیفہ نہ پہنچا تو ایک دعا بتا دی تو وظیفہ پہنچ

گیا سرکار غوث اعظم کے منہ میں سات مرتبہ لعاب مبارک ڈالا اور ہاں اگر ایسے مزید واقعات کی ضرورت ہو تو دیکھیں ہماری کتاب (انبیاء و اولیاء کا بعد از وصال دعا کرنا اور فیض پہنچانا) کہ جس میں ہم نے ایسے بیشمار واقعات جمع کیے ہیں اور اس کے علاوہ اس مسئلہ پر ہونے والے بہت سے سوالات کے تسلی بخش جوابات بھی دیئے ہیں تا کہ اس مسئلہ پر پیدا ہونے والے تمام شکوک وشبہات دور ہو جائیں۔

سوال۔ مخالفین ایک ہندو راج کرن ناتھ کا حوالہ بھی پیش کرتے ہیں کہ ایک ہندو کہتا ہے کہ اگر ہم بت کی پوجا کرتے ہیں اور اس سے مانگتے ہیں تو تم قبروں کی پوجا کرتے ہو اور قبروں سے مانگتے ہو تو پھر تمھارے اور ہمارے درمیان کیا فرق ہے (ارشاداتِ نبویہ ص 53)

جواب۔ (۱) جناب نہ تو اس ہندو راج کرن ناتھ نے ہمارے عقیدہ کو سمجھا نہ آپ نے مثلاً دیکھیں کہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ ہم صرف اللہ تعالی کی عبادت کرتے ہیں کیونکہ وہ ہی ہمارا معبود ہے۔ اور اس کے نیک بندوں سے صرف دعا کراتے ہیں ان کی عبادت نہیں کرتے جیسے تم بھی عبادت اللہ کی کرتے ہو اور دعا اپنے والدین اور بزرگوں اور مولویوں سے کراتے ہو۔ (۲) اب رہا مزارات پر جانا تو ہندو تو بت کے پاس جا کر اپنے بت سے مانگتا ہے کہ میری فلاں مشکل آسان کر دے یا فلاں حاجت پوری فرمادے اور ہم مزار پر جا کر صاحب مزار سے نہیں مانگتے بلکہ اس سے دعا کراتے ہیں کہ یا سرکار اللہ تعالی سے دعا کریں کہ اللہ تعالی میری فلاں حاجت روائی یا مشکل کشائی فرمادے جیسا کہ اس سے قبل ہم بیان کر چکے ہیں (۳) اور اس کے علاوہ دیکھیں کہ ایک شخص کسی کام کیلئے اپنے دوست کے مکان پر جاتا ہے تو اس کا مقصد اپنے دوست کے ساتھ ہے نہ کہ اس کے مکان کی اینٹ پتھر اور دیواریں ہیں لیکن اسے مکان کے پاس ہی کھڑا ہونا پڑے گا جیسے خانہ کعبہ کے پاس کھڑا ہونے والا خانہ

کعبہ کے در و دیوار اور پتھروں سے نہیں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے اور حضور ﷺ کے روضہ انور پر جانے والا روضہ انور کی اینٹوں سے نہیں بلکہ حضور ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے اور آپ سے ہی شفاعت طلب کرتا ہے لہٰذا ایک مسلمان کا مشکل کشائی یا حاجت روائی کیلئے خانہ کعبہ یا حضور ﷺ کے روضہ انور پر یا کسی صاحب مزار کے پاس جانے میں اور ایک ہندو کا اپنی مشکل کشائی یا حاجت روائی کیلئے اپنے بت کے پاس جانے میں زمین و آسمان کا فرق ہے کیونکہ ایک ہندو کی نظر اپنے بت پر ہے اور ایک مسلمان کی نظر اپنے رب پر ہے۔

سوال۔ انبیاء و اولیاء اور عام مسلمان زندگی میں تو دعا مانگ سکتے ہیں لیکن بعد از وصال نہیں کیونکہ فوت شدہ بے جان یعنی مردہ ہوتا ہے اس لئے دعا نہیں مانگ سکتا۔

جواب۔ جناب نبی تو جسم و روح کے ساتھ زندہ ہوتا ہے دیکھیں حدیث میں ہے۔

ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حیّ یرزق۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ انبیاء کے جسموں کو کھائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔ (رواہ ابن ماجہ۔ مشکوۃ جمعہ کا بیان) اور اس کے علاوہ شہید بھی زندہ ہے کہ جس کے متعلق قرآن مجید میں ہے۔ **ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون** (پ2ع3) یعنی جو اللہ کی راہ میں مارا جائے اسے مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہے اور لیکن تمھیں اس کی زندگی کا شعور نہیں ہے۔ اور ایک دوسری جگہ یوں ہے۔ **ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون** (پ4ع8آ159) اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو ہرگز مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور وہ رزق دیئے جاتے ہیں۔

حدیث۔ اور اس کے علاوہ دیکھیں کہ حضور فرماتے ہیں کہ معراج کی رات میری ملاقات حضرت آدمؑ سے ہوئی تو انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی اور پھر میری ملاقات حضرت عیسیٰؑ اور حضرت یحیٰؑ سے ہوئی تو انہوں نے بھی مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی اور پھر میری ملاقات حضرت یوسفؑ سے ہوئی تو انہوں نے بھی مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی اور پھر میری ملاقات حضرت ادریسؑ سے ہوئی تو انہوں نے بھی مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی اور پھر میری ملاقات حضرت موسیٰؑ سے ہوئی تو انہوں نے بھی مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی (شرح صحیح مسلم ج1 ص280)

حدیث۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ معراج کی رات میری ملاقات حضرت ابراہیمؑ سے ہوئی تو انہوں نے کہا کہ یا محمد ﷺ اپنی اُمت کو میری طرف سے سلام کہنا (مشکوۃ تسبیح اور تحمید کا بیان) اور یاد رہے کہ کسی کو سلام کہنے سے مراد ہے کہ اس کے حق میں دعائیہ کلمہ کہنا یعنی اسے سلامتی کی دعا دینا۔

حدیث۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب مومن بندے کو قبر میں اپنے اچھے انجام کا علم ہو جاتا ہے تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قیامت کے جلدی قائم ہونے کی یوں دعا کرتا ہے کہ اے میرے رب قیامت قائم کر میرے رب قیامت قائم کرتا کہ میں اپنے مال اور اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ کر جاؤں اور کافر بھی دعا کرتا ہے لیکن وہ یوں کرتا ہے کہ اے میرے رب قیامت قائم نہ کر (مشکوۃ تلقین کا بیان ج1 ص348)

تو جناب دیکھیں کہ عام ایمانداروں کا اور کافروں کا موت کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرنا حدیث مبارکہ سے کھلے لفظوں ثابت ہے۔ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر عالم برزخ میں ہر خاص و عام بلکہ کافر بھی دعا مانگ سکتا ہے تو انبیاء و اولیاء تو ان

سے بھی ہزار درجہ بہتر دعا مانگ سکتے ہیں۔

حدیث۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب شہدائے اُحد کی ارواح کو اللہ تعالی نے جنت میں داخل فرمایا تو پوچھا کہ کوئی خواہش ہو تو بتائیں تین مرتبہ فرمانے کے بعد انہوں نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں یوں عرض کی یعنی دعا کی کہ اے اللہ تعالی ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیج دے تا کہ ہم تیری راہ میں پھر مارے جائیں۔ (مشکوۃ جہاد کا بیان ج2 ص212)

حدیث۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ کے والد جب احد میں شہید ہوئے تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ جس چیز کی تمنا ہو تو کہیں تو انہوں نے عرض کی کہ یا الٰہی مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دے تا کہ میں جہاد کروں تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ اب یہ دوبارہ نہیں ہوگا۔ (جامع ترمذی، برزخ ص119)

۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ مومنوں کی ارواح جنت میں یوں دعا کرتی ہیں کہ اے اللہ تعالی ہمارے بھائیوں کو ہم سے ملا دے اور جو تو نے وعدہ فرمایا ہے وہ عطا فرما دے۔ اور کافروں کی ارواح بھی دعا کرتی ہیں۔ لیکن وہ یوں کرتی ہیں کہ اے ہمارے رب ہمارے بھائیوں کو ہم سے نہ ملا اور جس چیز سے تو نے ڈرایا ہے وہ ہم کو نہ دے (شرح الصدور ص215) دیکھیں یہاں بھی ہر خاص و عام کا دعا کرنا ثابت ہے۔

۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ تمھارے اعمال تمھارے فوت شدہ عزیز و اقارب پر پیش کئے جاتے ہیں اگر اچھے ہوں تو وہ یوں دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ تعالی یہ تیرا فضل و کرم ہے تو اپنی نعمت ان پر مکمل فرما اور اسی پر وفات دے اور اگر بُرے ہوں تو کہتے ہیں کہ اے اللہ تعالی اس کو ایسے اعمال کی توفیق عطا فرما کہ جس سے تو راضی ہو جائے اور ان کو تیرا قرب نصیب ہو جائے (شرح الصدور ص94)

۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان قبر پر جا کر سلام کرتا ہے تو قبر

والا اسے پہچان کر اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔

(شرح صحیح مسلم ج1 ص75،شرح الصدور ص185)

تو جناب قبر والے کو سلام کہنے سے مراد ہے کہ اسے سلامتی کی دعا دینا کیونکہ یہ ایک دعائیہ جملہ ہے اور سلام کے جواب میں سلام کہنا بھی سلامتی کی ہی دعا دینا ہے۔

۔ لہذا ثابت ہوا کہ وفات کے بعد نبی بھی زندہ شہید بھی زندہ اور تمام ایمانداروں کی ارواح بھی زندہ تو بقول تمھارے ہر زندہ دعا مانگ سکتا ہے۔لہٰذا ثابت ہوا کہ انبیاء وشھداء اور عام مومنین کی ارواح بعداز وفات ایک مرتبہ نہیں ہزار مرتبہ دعا مانگ سکتی ہیں۔

خلاصہ

حضرات گرامی ثابت ہوا کہ یہ جو اہلسنت و جماعت انبیاء واولیاء کے مزارات پر جا کر خود اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں یا صاحب مزار سے دعا کیلئے عرض کرتے ہیں یہ اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی اور اہلسنت حنفی دیوبندی اور مسلک اہلحدیث حضرات کے علمائے دین یعنی ان تینوں جماعتوں کے علمائے دین کے نزدیک بالکل جائز، صحیح اور درست ہے کیونکہ انبیاء و اولیاء بعداز وصال دعا بھی مانگ سکتے ہیں اور فیض بھی پہنچا سکتے ہیں جیسا کہ ہم نے کھلے لفظوں ثابت کیا ہے۔

۔۔۔۔تمت بالخیر۔۔۔۔

مزارات پر جا کر دعا کرنے اور فیض حاصل کرنے کے مسئلہ پر ایک بہترین کتاب

انبیاء علیہم السلام و اولیاء رضی اللہ عنہم

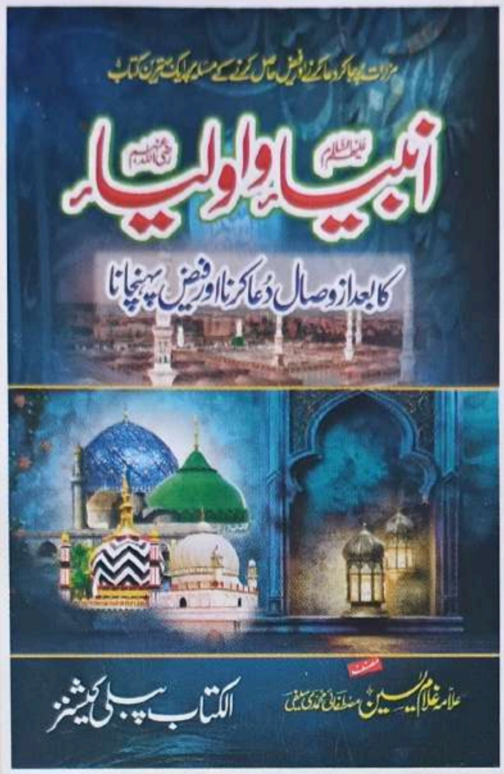
کا بعد از وصال دُعا کرنا اور فیض پہنچانا

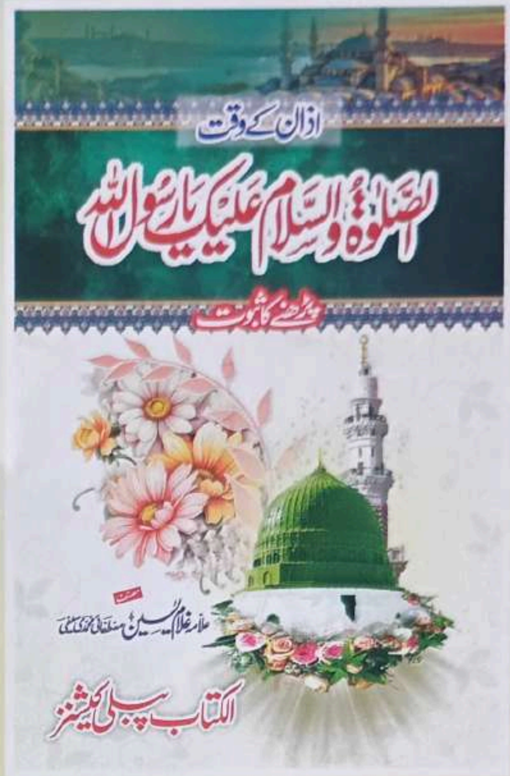
مصنف

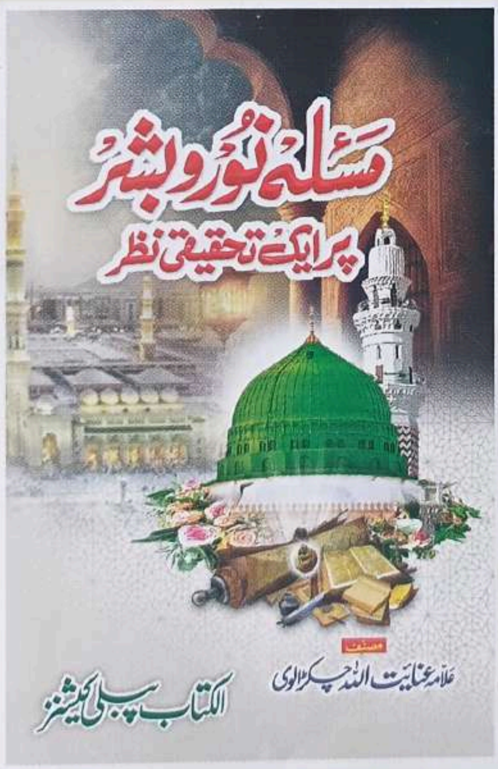
علامہ غلام حسین مصطفائی محمدی سیفی

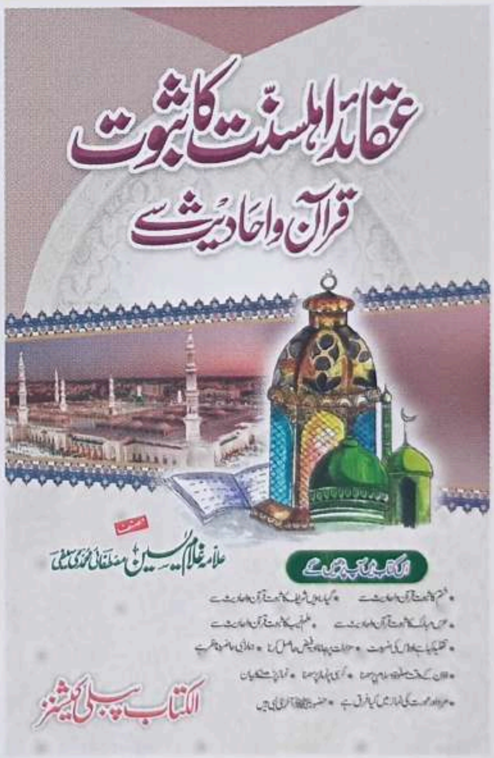
الکتاب پبلی کیشنز

0337-4950184









الکتاب پبلی کیشنز
داتا دربار مارکیٹ لاہور
0337-4950184 Al-Kitab Publication
alkitab-publication alkitabpublication.com
0 066674 001029
Rs:300.00